PEGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۴

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر: جاوید اقبال اختر

شمارہ ۱۸

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۱۸ ربیع الآخر ۱۳۹۵ھ   یکم ہجرت ۱۳۵۴ہش   یکم مئی ۱۹۷۵ء

اخبارِ احمدیہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں مفصل ڈاکٹر رپورٹ اندر کے صفحہ پر دی جا رہی ہے۔

● حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت چکروں کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۸ اپریل۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال خدا کے فضل سے خیریت سے ہیں۔

قادیان ۲۸ اپریل۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی و ناظر اعلیٰ مع درویشان کرام خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

احبابِ جماعت کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

برادرانِ کرام!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

مَیں نے جلسہ سالانہ ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء کے موقع پر جماعتہائے بیرون کی تربیت اور اشاعتِ اسلام کے کام کو تیز کرنے اور غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کی ایک مہم کا آغاز کرتے ہوئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ" کے نام سے ایک بہت بڑے منصوبہ کا اعلان کیا تھا۔ اور مخلصینِ جماعت سے اپیل کی تھی کہ وہ فراخدلی سے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں اپنے چندوں کے وعدے لکھوائیں جو انہوں نے آئندہ پندرہ سال میں پورے کرنے ہوں گے۔

مَیں اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر بجا لاتا ہوں کہ اس نے میری آواز میں اثر پیدا کیا اور جماعت نے بہت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے اس تحریک میں بڑی فراخدلی سے وعدے لکھوائے جو اصل تحریک سے بھی کئی گنا زیادہ تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

میرے عزیز بھائیو اور بہنو! یاد رکھو کہ قیامِ جماعت کی پہلی صدی جس کے ختم ہونے میں اب چودہ سال رہ گئے ہیں، غلبۂ اسلام کے لئے تیاری کی صدی ہے اور اگلی صدی اسلام کے ساری دُنیا پر چھا جانے کی صدی ہوگی جس کے استقبال کے لئے ہم نے تیاری کرنی ہے۔ اس کے لئے بہرحال اموال کی ضرورت پیش آئے گی۔

اے مخلصینِ جماعت! کام شروع ہو چکا ہے۔ آپ اپنے وعدوں کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ دیں۔ اور درجہ بدرجہ ادائیگی شروع کر دیں۔ اگر آپ ۱/۵ کی ادائیگی فروری۔ مارچ[1] تک کر دیں تو انشاء اللہ العزیز کام کے پروگرام کو کامیابی سے سرانجام دینے میں بہت مدد ملے گی۔ جزاکم اللہ خیراً۔

اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو پہلے سے بھی بڑھ کر قربانیوں کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ "آمین"

وَالسَّلَام

(دستخط) مرزا ناصر احمد
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

[1] حضور انور کا یہ پیغام ہمارے پاس تاخیر سے پہنچا ہے (ایڈیٹر بدر)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ... اپریل ۱۹۷۵ء

ربوہ ۴ شہادت (اپریل)۔ آج مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ ... جمعہ میں بتایا کہ ہم احمدی جو حضرت مہدی معہود علیہ السلام پر ایمان لائے ہیں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارے نبی اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآنِ پاک کے بیان کے مطابق اوّل المسلمین ہیں۔ یعنی اسلام کی حقیقت کامل اور اعلیٰ طور پر حضور کے وجودِ پاک میں متحقق ہوئی اور خدائے رحمٰن نے اپنی موہبتِ خاص سے ذاتِ باری اور صفاتِ باری تعالیٰ کے عرفان کی سب سے زیادہ طاقت اور استعداد آپ کو عطا فرمائی اور پھر اس استعداد کی کامل نشوونما کے سامان بھی ایسے رنگ میں مہیا کئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ باری کے مظہرِ اتم ٹھہرے۔ اب جو شخص بھی اپنے دائرۂ استعداد میں اپنی طاقتوں کی کامل نشوونما کرنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضورؐ کی اتباع اختیار کرتے ہوئے حضورؐ کی غلامی میں داخل ہو اور حضورؐ کے فیضان اور برکت سے غیر اللہ سے رہائی پا کر نورِ ایمان حاصل کرے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف آئینہ کمالاتِ اسلام کا ایک پُر معارف حوالہ پڑھ کر سُنایا جس میں بتایا گیا تھا کہ جو شخص بھی رُوح القدس کے توسّط سے حیاتِ رُوحانی حاصل کرنا چاہتا ہے اس کیلئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور متابعت ضروری ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہماری جماعت کے تمام مردوں، عورتوں، چھوٹوں اور بڑوں کو یہی عقیدہ رکھنا چاہیئے اور پھر اس کے مطابق یہ انتہائی کوشش کرنا چاہیئے کہ وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنے دائرہ استعداد میں اپنی تمام صلاحیتوں کو کامل نشوونما دے کر رُوح القدس کی برکتوں سے حصّہ لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(الفضل ۵ اپریل)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ یکم ہجرت ۱۳۵۴ ہش

آپ کا عمل ـــــ ہمارا ردِّ عمل

آپ کا عمل

خُدا کے لئے آپ ہی خدا لگتی کہہ دیجئے۔ کتنا پُر آشوب تھا ۱۹۷۴ء کا سال جماعت احمدیہ کے لئے۔ جب آپ نے پاکستان کے طول و عرض میں اس بے گناہ اور پُر امن جماعت کے لئے ایک قیامتِ صُغریٰ برپا کی تھی۔ اور آپ اس جماعت کو صفحۂ گیتی سے نابود کر دینے کے لئے بڑے ہی خطرناک ارادوں اور بلند بانگ دعوؤں کے ساتھ چاروں طرف سے اس شدّت کے ساتھ حملہ آور ہوتے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی آغوشِ رحمت اِس جماعت کے لئے وا نہ ہوتی تو آپ اپنی اپنے ارادوں کو عملی جامہ پہنا دیتے۔ حالات سارے کے سارے آپ کے لئے سازگار تھے۔ اسباب سب کے سب آپ کو مہیا تھے۔ خداوندانِ عصرِ رواں کی پُوری تائیدیں آپ کو حاصل تھیں۔ اور آپ کی راہ میں قانون کی کوئی بھی تو دیوار حائل نہ تھی۔ آپ نے بڑی آزادی کے ساتھ اپنے پروگرام پر عمل کیا۔ آپ نے دِن دہاڑے قانون کی دھجیاں اُڑاتے ہوئے بیگناہ احمدیوں کو قتل کیا۔ اور قانون کے محافظ دُور کھڑے آپ کو بنظرِ تحسین دیکھتے اور مسکراتے رہے۔ آپ نے مظلوم احمدیوں کی آنکھوں کے سامنے اُن کی جائدادوں کو لُوٹا اور جلایا۔ اور کوئی قانون آپ کے اس ظلم کے آڑے نہ آیا۔ آپ کے سنگ پاشوں نے ہر شہر اور ہر قریہ میں ہم آئینہ ساز دِلوں پر پتھروں کی بے پناہ بارش کی۔ ہمارے آئینہ ہائے دِل ٹوٹتے رہے اور کرچیاں کرچیاں ہوتے رہے۔ اور ہم دِل ہی میں یہ سوچا کئے کہ یہ آئینۂ دِل تو ؎

شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئینہ ساز میں

آپ کی ہزاروں کمانیں تیروں کی بے محابا بوچھار کرتی رہیں۔ جن سے ہزاروں اُن سینوں میں سُوراخ ہوئے جن میں خدا تعالیٰ اور محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق موجزن تھا۔ آپ نے صرف اس "قصُور" پر کہ یہ جماعت ساری دُنیا میں اسلام کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے جھنڈے گاڑ دینے کا مصمّم اور ناقابلِ شکست عزم لے کر اُٹھی ہے۔ اور اپنے مسلسل عمل اور قربانی کے ذریعہ سے کامیابی کے ساتھ منزلِ مقصود کی طرف تیزی کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کے مکانوں اور اس کے اثاثوں کو جلا کر تباہ کر کے اور لُوٹ کر یہ چاہا کہ اس جماعت کے پائے ثبات میں لغزش آجائے۔ آپ نے اس جماعت کے معصوم شیر خوار بچّوں کو برچھوں کی انیوں پر اُچھالا اور معصوم مسکراہٹوں کو موت کی ابدی خموشی کے حوالہ کر دیا۔ تا کہ یہ جماعت اپنے جگر گوشوں کی شاہ رگوں سے بہتا ہُوا خون دیکھ کر دِل برداشتہ ہو جائے۔ آپ نے ہماری سینکڑوں لائبریریوں کو جلا کر بھسم کر ڈالا اور سوچا کہ یہ جماعت اپنے قیمتی علمی سرمایہ سے محروم ہو کر بے دست و پا ہو جائے گی۔ آپ نے ملک کے درجنوں دیہات سے ایک ایک احمدی کو دردناک اذیتیں دے دے کر شہید کیا یا ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا۔ اور سمجھا کہ اس طرح آپ ان مقامات سے احمدیت کا نقش مٹا دیں گے۔ آپ کی سب سے بڑی اسکیم یہ تھی کہ اس جماعت کے پُورے اموال کو اس طرح تباہ کر دیا جائے کہ مالی لحاظ سے یہ جماعت یوں مفلوج ہو کر رہ جائے کہ ساری دُنیا میں پھیلے ہوئے اپنے اسلامی مشنوں کو بند کرنے پر مجبور ہو جائے۔

ہمارے بھائیو! آپ نے بہت کچھ چاہا۔ اور آپ نے اپنی پوری طاقت اور پوری آزادی کے ساتھ اس پر عمل بھی کیا۔ آپ کے ہاتھ آزاد تھے۔ آپ کے قدم آزاد تھے۔ آپ کی زبانیں آزاد تھیں۔ آپ کے [illegible] آزاد تھے۔ آپ کے ہتھیار آزاد تھے۔ جنہیں آپ نے محمدؐ کے مقدس ترین نام پر محمدؐ کے [illegible] کے خلاف استعمال کیا اور بڑی ہی بے رحمی کے ساتھ استعمال کیا۔ اُن بیگناہ خدامِ محمدؐ کے خلاف استعمال کیا جو شب و روز اپنی جانوں، جسموں اور مالوں کے ساتھ اسلام کی حقیقی خدمت دُنیا کے کونے کونے میں بجا لا رہے ہیں۔ اور لاکھوں عیسائیوں اور دہریوں کے سروں کو محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے قدموں میں جھکا چکے ہیں۔ اور کروڑوں تک اسلام کا پیغام پہنچا چکے ہیں۔ اور نہیں تھکیں گے جب تک کہ عظمتِ محمدؐ کو ساری دُنیا کے دِلوں میں راسخ نہ کر دیں گے۔

خدا تعالیٰ کی توحید کے دعویدارو! محمّد عربی صلی اللہ علیہ وسلّم کی غلامی کا دم بھرنے والو! قرآنِ پاک کو ابدی دائمی شریعت ماننے والو! لِلّٰہ سچ کہہ دو کہ کیا آپ نے احمدیت کی عداوت میں اندھے ہو کر قرآنِ پاک کے ہزاروں نسخوں کو پاؤں تلے نہیں روندا؟ کیا آپ نے اس مقدس ترین آسمانی کتاب کی ہزاروں جلدوں کو نذرِ آتش نہیں کیا؟ کیا آپ نے صحیح حدیثوں کے انباروں کو راکھ کے ڈھیروں میں تبدیل نہیں کیا؟ صرف اس لئے کہ یہ مقدس کتب احمدیوں کے گھروں میں پڑی تھیں۔

آپ نے جماعتِ احمدیہ کے لاکھوں بے گناہ افراد کو مہینوں تک ضروریاتِ زندگی سے محروم رکھا۔

ـــــ کسی احمدی تک غلّہ نہ پہنچنے پائے۔
ـــــ کسی قادیانی تک پانی نہ پہنچنے پائے۔
ـــــ کسی مرزائی کے ہاتھ کوئی چیز فروخت نہ کی جائے۔
ـــــ کسی احمدی کی دُکان سے سودا نہ لیا جائے۔

کیا یہ نعرے آپ ہی کے نہ تھے۔ کیا آپ نے اِن نعروں کے مطابق عمل کرنے میں کوئی کسر چھوڑی؟ حقیقتِ ثابتہ پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ آپ نے اپنے دِلوں کی ساری حسرتوں کو نکالا۔ آپ کی کوئی آرزو تشنۂ تکمیل نہ رہی۔ آپ کی کسی خواہش کو تشنگیٔ عمل کا شکوہ نہ رہا۔ اور آپ مہینوں تک اُسوۂ رسول اللہ صلعم، قرآنی تعلیمات اور ملکی قانون کا مُنہ چڑاتے رہے۔ اور اس وقت تک دم نہ لیا جب تک یہ نہ سمجھ لیا کہ اب احمدیت اپنے کسی تبلیغی اور اشاعتی پروگرام کو زیرِ عمل لانے کے قابل نہیں رہی۔

ہمارا ردِّ عمل

ہم آپ کے اس عمل کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہم آپ کے ممنون ہیں کہ آپ نے ہمیں ہماری قیمت بتا دی۔ گو ہم نے اشاعتِ اسلام کی خاطر اس سے پہلے بھی اپنی طرف سے کوئی کمی نہیں کی۔ اور عظمتِ دینِ محمدؐ کی خاطر ہم روزِ اوّل سے ہی قربانیاں کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور اپنی ضروریات کو تج کر، اپنے پیٹوں کو کاٹ کر اور اپنے بچّوں کے مونہوں سے لقمے چھین کر اسلام کی اشاعت پر صَرف کر رہے ہیں۔ لیکن آپ کی اِن ضربوں نے ہمیں پھر جھنجھوڑا ہے۔ آپ کی اِن تعلّیوں نے ہماری منزلِ مقصود کی راہیں ہم پر پہلے سے زیادہ روشن کر دی ہیں۔ (آگے دیکھئے ص۱۱ پر)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کیلئے

دُعاؤں اور صدقات کی خصوصی تحریک

بدر کی گزشتہ اشاعت میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کی اطلاع دیتے ہوئے دُعا کی تحریک کی گئی تھی۔ ربوہ سے محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے حضور کی صحت کے بارے میں ۲۳ر اپریل ۷۵ء کو جو رپورٹ ارسال کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کافی ناساز ہے۔ یہ پُوری رپورٹ درج ذیل کرتے ہوئے احباب کرام سے درخواست ہے کہ اپنے پیارے امام کی صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھنے کے علاوہ صدقات بھی دیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے پیارے آقا کو صحت و سلامتی والی اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی رپورٹ یہ ہے:-

ایڈیٹر

۱۸/۴/۷۵ کو حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کو شدید لرزہ کے ساتھ تیز بخار ہو گیا اور پھر دوبارہ پانچ گھنٹہ بعد شدید لرزہ ہُوا۔ اور بخار 105.5 F تک چلا گیا۔ یہ کیفیت دو گھنٹہ رہی۔ اور رات بارہ بجے تک بخار اُتر کر 102 F تک آ گیا۔

۱۹/۴/۷۵ صبح بخار اللہ تعالیٰ کے فضل سے نارمل ہو گیا۔ مگر خون اور قارورہ کے ٹیسٹ سے معلوم ہُوا کہ گُردوں میں سخت قسم کی انفکشن ہے۔ اور خون میں شکر (شوگر) کی زیادتی ہے۔ لاہور سے ڈاکٹر بلا کر معائنہ کروایا گیا۔ خون اور قارورہ لاہور ٹیسٹ وغیرہ کے لئے بھجوائے گئے۔ ان ٹیسٹوں کے نتائج بھی تقریباً وہی تھے جو ربوہ کے تھے۔ البتہ ایک بات یہ زائد نکلی کہ بلڈ یوریا بھی کچھ زیادہ ہے۔ چونکہ انفکشن کی دوائیں فوری شروع کر دی گئی تھیں لہذا پھر بخار تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہیں ہُوا۔ مگر خون اور قارورہ کے تیسرے دِن کے نتیجہ سے پتہ لگتا ہے کہ ابھی انفکشن کچھ موجود ہے۔

اس وقت فکر والی بات بلڈ شوگر اور بلڈ یوریا کی وجہ سے ہے۔ ان کا علاج ہو رہا ہے جو ہر حال لمبا ہوتا ہے۔ اس بیماری سے حضور کو کمزوری کافی ہو گئی۔

احبابِ جماعت کو اِن دنوں حضور کی صحت کے لئے خاص درد و الحاح سے دعائیں کرنی چاہئیں

والسّلام

خاکسار: ڈاکٹر مرزا منور احمد
۲۳-۴-۷۵

خطبہ جمعہ

ہم خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر کے دنیا کیلئے ایک نمونہ بننے کیلئے پیدا ہوئے ہیں ہمارے اعمال و عقائد میں تضاد نہیں ہونا چاہیئے

ہماری زندگی کا مقصد یہ ہے کہ ہم اپنے نمونہ اور روحانی خوبصورتی کے نتیجہ میں دنیا میں اسلام کو سربلند کریں

خدا کرے کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی کے نتیجہ میں اپنے اِس مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۴؍صلح ۱۳۵۴ ہش مطابق ۲۴؍جنوری ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورۂ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے مندرجہ ذیل آیہ کریمہ تلاوت فرمائی:۔

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ (الانعام ۱۴۸)

اور پھر فرمایا:۔

میں نے بتایا تھا کہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مہدی معہود علیہ السلام کی وساطت سے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فیض پہنچا ہے کہ اُسے

اللہ تعالیٰ کا عرفان

نصیب ہوا۔ ہماری ہر دم یہ کوشش رہتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی رہے اور ہم کبھی اس کی ناراضگی مول لینے والے نہ بنیں۔

قرآن عظیم نے ہمیں بہت سی تعلیمات دی ہیں۔ ہمیں بار بار اور کھول کھول کر بتایا ہے کہ بدیوں، بداعمالیوں اور گناہوں سے بچ کر ہی ہم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اسی طرح بہت سی ایسی تعلیمات بھی دی ہیں کہ جن پر عمل پیرا ہو کر ہم اللہ تعالیٰ کے پیار، اس کی محبت اور اس کی رضا کو حاصل کر سکتے ہیں۔

میں نے چھوٹی سی آیت جو ابھی تلاوت کی ہے، اس میں ہر دو پہلوؤں کے متعلق ہمیں ایک بات بتائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسول! اگر نوعِ انسان میں سے ایک گروہ تیری تکذیب کرے اور تصدیق نہ کرے تو اس سے تیری بعثت کے مقصد پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ تیرے ماننے والے بھی موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمتوں کے مورد ہیں۔ یہ عربی زبان کا محاورہ ہے کہ ایک لفظ استعمال ہوتا ہے اور اس کے متضاد معنے بھی وہاں موجود ہوتے ہیں۔ اس لفظ کا سیاق و سباق بتاتا ہے کہ اس کے دوسرے معنوں کو بھی مدّنظر رکھا جائے۔ پس اگرچہ اس آیہ کریمہ میں "فَاِنْ كَذَّبُوْكَ" کہا ہے لیکن کذب اور صدق عربی زبان میں ایک دوسرے کے مقابلے میں استعمال ہوتے ہیں۔

کذب کے معنے

ہیں جھٹلانا اور کذب کے معنے ہیں جھوٹ کی طرف منسوب کرنا۔ یہ قولاً بھی ہے اور عملاً بھی۔ یعنی وہ اعتقاد جس کے نتیجہ میں عمل پیدا ہوتا ہے، اس معنی میں بھی اسے استعمال کرتے ہیں اور جیسا کہ میں ابھی بتاؤں گا اس آیت میں جو بات بیان ہوئی ہے، اور ہر دو پر حاوی ہے یعنی کذب کے ساتھ صدق کے معنے بھی مضمر ہیں یعنی اپنے قول سے بھی تصدیق کرنا اور اعتقاد بھی ایسا ہی پختہ رکھنا کہ جس کے نتیجہ میں عمل پیدا ہوتا ہے۔

پس جہاں یہ بیان ہوا کہ نوعِ انسان میں سے جن کی طرف قرآن عظیم جیسی کامل اور مکمل کتاب نازل ہوئی اور یہی وہ کامل اور مکمل شریعت ہے جسے انسانِ کامل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے مگر ان لوگوں کا ایک حصہ اسے جھوٹ کی طرف منسوب کرتا ہے اور چونکہ لوگ اسے جھوٹ سمجھتے ہیں اس لئے ہم اس پر عمل نہیں کریں گے۔ فرمایا ایک دوسرا گروہ ہے جو تصدیق کرتا ہے، قول سے بھی کہ خدا تعالیٰ کا ایک سچا اور کامل رہبر ہماری طرف آگیا اور دل سے بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں اور قرآنی ہدایات کے مطابق اعمال بجالاتے ہیں۔ چونکہ یہ دوسرا گروہ ایسے لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رحمت کا تعلق ہوتا ہے اس لئے جو ان کی جزاء تھی، اُسے پہلے بیان کر دیا اور فرمایا:۔

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ

جیسا کہ میں نے بتایا ہے، عربی محاورہ خود لفظ کے معنی اور مفہوم کو متعین کرتا ہے۔ اس لحاظ سے اس کا مفہوم یہ ہے کہ اے رسول! وہ لوگ جو تکذیب نہیں کرتے بلکہ تصدیق کرتے ہیں، وہ لوگ جو صدقِ دل سے تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تیری شریعت کو حقیقتاً سچی اور کامل ہدایت سمجھتے ہیں، اُن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سلوک ہوتا ہے اور ان کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں جو اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ہے۔ لیکن وہ دوسرا گروہ جو تکذیب کرتا ہے اور اسلام کو سچا دین نہیں سمجھتا اور چونکہ سچا نہیں سمجھتا اس لئے اس پر عمل بھی نہیں کرتا تو مکذبین کے اس گروہ کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ

لَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

کہ جو لوگ مجرم ہیں اور بدی اور بدعملی سے چمٹے ہوئے ہیں۔ اُن سے اللہ تعالیٰ کا عذاب ٹلایا نہیں جا سکتا۔ انہیں خدا کا عذاب بہرحال چکھنا پڑتا ہے۔

جیسا کہ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ یہاں مکذبین کے ساتھ مصدقین کا بھی ذکر کیا گیا ہے وہاں مجرم کا لفظ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ منکر کافر کے ساتھ منافق کا بھی ذکر ہے۔ ورنہ یہ کہا جاتا کہ لَا يُرَدُّ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مگر قرآن کریم نے ایسا نہیں کہا۔ عربی زبان میں مجرم ایسے شخص کو کہتے ہیں جو مکروہ اعمال بجالاتا ہے۔ جو آدمی کافر منکر ہے اس کے بُرے اعمال اس وجہ سے ہوتے ہیں کہ وہ زبان سے بھی اور اعتقاداً اور عملاً بھی شریعت محمدیہ پر ایمان نہیں رکھتا۔ لیکن ایک گروہ وہ ہے جو قولاً یہ کہتا ہے اور جس کی زبان یہ تسلیم کرتی ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں

اور آپؐ پر اللہ تعالیٰ کی کامل شریعت قرآن کریم کی شکل میں نازل ہوئی ہے لیکن وہ اس پر دلی اعتقاد نہیں رکھتا اس لئے وہ فسق و فجور میں مبتلا ہوتا اور شریعت کے احکام کو پیٹھ پیچھے پھینک دیتا ہے۔

پس لَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ میں وہ مکذب بھی شامل ہے جو نہ زبان سے تصدیق کرتا ہے اور نہ دل سے اس پر اعتقاد رکھتا ہے۔ اور اس میں مکذبین کا وہ گروہ بھی شامل ہے جو زبان سے تو تصدیق کرتا ہے لیکن دل سے تکذیب کرتا ہے اور فسق و فجور میں مبتلا رہتا ہے اور یہ منافق کا کام ہے چونکہ ایک کافر کے قول اور اس کے فعل میں تضاد نہیں ہوتا۔ مکذب کافر اور منکر زبان سے بھی صداقت کا انکار کرتا ہے اور پھر اسی کے مطابق اس کے عقائد اور اعمال بھی ہوتے ہیں۔ کیونکہ خود تضاد بھی انسانی زندگی کا ایک بہت بڑا گناہ ہے اس لئے کافر کا تضاد کے گناہ سے بچنا اُسے یہ فائدہ دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ایک وجہ بغاوت و فساد کے نہ ہونے کی وجہ سے اس کے لئے جہنم کا سب سے نچلا درجہ مقرر نہیں کرتا لیکن جو آدمی منافق ہے، وہ زبان سے تو کہتا ہے میں ایمان لایا مگر دلی اعتقاد کے فقدان کی وجہ

سے اس کے فسق و فجور میں مبتلا ہوتا جاتا ہے کہ وہ ایمان نہیں لایا اور ریا کے طور پر بظاہر کچھ نیک اعمال بھی بجا لاتا ہے لیکن حقیقی نیکی اس سے اتنی ہی دُور ہوتی ہے جتنی زمین آسمان سے دُور ہے اس لئے اس آیت سے ہمیں یہ پتہ لگتا ہے کہ یہ تضاد ڈالا جو گناہ ہے اس کو خدا تعالیٰ نے نظر انداز نہیں کیا۔ چنانچہ

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (النساء آیت ۱۴۶)

کو اس آیت کے ساتھ ملا کر معنی کریں تو ہمیں یہ پتہ لگتا ہے کہ اگرچہ منافق آدمی مکذب منکر اور کافر کے ساتھ اعتقاداً اور عملاً شامل ہوتا ہے۔ لیکن ایک زائد گناہ وہ یہ کرتا ہے کہ اس کی زندگی میں تضاد پایا جاتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے کہ تضاد نہ پایا جائے۔ ایک شخص باغی ہے وہ کھلم کھلا کہتا ہے کہ میں ایمان نہیں لاتا اور ایک وہ ہے جو کہتا ہے میں ایمان لاتا ہوں یعنی صرف زبان سے ایمان لاتا ہے مگر نہ اس کا اعتقاد ایمان کے مطابق ہوتا ہے اور نہ اس کے اعمال ایمان کے مطابق ہوتے ہیں۔ پس منافق کا ایک گناہ منکر اور کافر سے زیادہ ہوتا ہے باقی گناہ برابر ہوتے ہیں اس لئے

فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

کی سمجھ آگئی کہ کیوں منافقین کو زیادہ سزا دی گئی ہے۔ ویسے تو ہم قرآن کریم کی ہر آیت پر ایمان لاتے ہیں چاہے اس کی ہمیں سمجھ آئے یا نہ آئے۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن عظیم کو ایک حکمت والی کتاب بنایا ہے۔ اس لئے وہ ساتھ ساتھ سمجھاتا اور دلیل بھی دیتا ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ رَبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ میں یہی مضمون بیان فرمایا ہے کہ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ۔ اور اسی طرح بتایا ہے کہ میں (اللہ) رحمت واسع کا مالک ہوں۔ اگرچہ یہ درست ہے اور یقیناً درست ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کا جلوہ، اللہ پر ایمان لانے والے، اس سے تعلق رکھنے والے، اس پر جاں نثار کرنے والے اور اس کے فدائیوں پر ظاہر ہوتا ہے اور وہ جلوہ دنیا پر یہ ثابت کرتا ہے کہ ہمارا رب

ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ

ہے لیکن باوجود اس بات کے کہ اللہ تعالیٰ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ہے نوعِ انسانی کو یہ بات نہیں بھولنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ قہار بھی ہے۔ انسان پر اس کا غضب بھی بھڑک سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص خود کو اللہ تعالیٰ کے غضب کا اہل بنائے تو وہ خواہ زبان سے انکار کرے اور اس کے مطابق ہی وہ کافر و منکر کہلائے۔ خواہ زبان سے اقرار کرے لیکن دلی اعتقاد نہ رکھے اور دلی اعتقاد کے نتیجہ میں جو مخلصانہ اعمال سرزد ہوتے ہیں وہ اس سے سرزد نہ ہو رہے ہوں تو اس سے اللہ تعالیٰ کا عذاب ٹالا نہیں جا سکتا۔ اسمیں بڑی سخت وارننگ اور تنبیہ ہے، اُن کے لئے بھی جو منکر اور کافر ہیں اور اُن کے لئے بھی جو بظاہر خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کی جماعت میں اُمتِ محمدیہ میں شامل ہوتے ہیں لیکن ان کا اقرار محض زبان کا ہوتا ہے یہ اقرار دل اور دوسرے جوارح اور عمل کا نہیں ہوتا۔ مثلاً اعتقاد جو اُن کے زبانی اقرار سے تضاد رکھتا ہے یا عمل جو ہے وہ زبانی دعویٰ سے مختلف ہے، تو زبانی دعوؤں سے کوئی شخص خدا تعالیٰ کا پیار حاصل نہیں کر سکتا بلکہ وہ اس زمرہ میں شامل ہو جاتا ہے جس کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچ نہیں سکتے۔

غرض جو لوگ کھلم کھلا انکار کرتے ہیں، وہ تو واضح ہیں لیکن ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور اس نے یہ اعلان کیا کہ وہ اپنی زندگی اُس

شریعت اور ہدایت

کے مطابق گزارے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی یعنی قرآن کریم کو لائحہ عمل بنائے گا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلحائے امت کے جس سلسلہ کی ہمیں اطلاع دی ہے اور جس کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے کہ برگزیدہ اور صالحین کے ساتھ رہو گے تو اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرو گے۔ چنانچہ وہ شخص بھی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ صالحین کے ساتھ رہے گا۔ اسی طرح جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی علیہ السلام کے آنے کی پیشگوئی فرمائی اور اس کا یہ دعویٰ ہے کہ میں نے مہدی علیہ السلام کو پہچانا ہے اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کو سلام بھیجا ہے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اُسے یعنی مہدی کو جو سلامتی پہنچی تھی اُس میں حصہ دار ہونے کی کوشش کی۔ صرف اُس کے لئے نہیں بلکہ ساری جماعت کے لئے بڑے خوف کا مقام ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص اپنی غفلت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے اُن فضلوں سے محروم ہو جائے جو جماعت احمدیہ پر نازل ہو رہے ہیں۔ ویسے جان بوجھ کر تو کوئی احمدی ایسا نہیں کرتا سوائے اسکے کہ کوئی منافق ہو۔ لیکن میں اس وقت منافق کی بات نہیں کر رہا۔ میں اُن لوگوں کی بات کہہ رہا ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں وارننگ دی ہے اور جن کو تنبیہ کی گئی ہے کہ دیکھو قول و فعل میں تضاد

بڑے خوف کا مقام

ہے۔ اگر تمہارے قول اور تمہارے فعل اور تمہارے اعتقاد میں تضاد ہوا یا یہ کہ تم نے دعویٰ یہ کیا کہ ہم ایمان لائے۔ ہم نے تصدیق کی۔ لیکن اگر تمہارا اعتقاد اس سے مختلف ہوا یا تمہارے اعمال اُس سے مختلف ہوئے تو یہ نہ بھولنا کہ

لَا یُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ تم مجرم بن جاؤ گے اور مجرم اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مستحق ہوتے ہیں۔ قرآن کریم تمہیں یہ بتا دیتا ہے کہ یہ عذاب ہے۔ اس سے تم بچ نہیں سکتے اس کو ٹالا نہیں جا سکتا۔ اس لئے ہمیں یہ حکم ملا ہے کہ جس معنی میں اسلامی اصطلاح میں تصدیق کا لفظ استعمال ہوا ہے اور وہ تکذیب کے مقابلہ میں ہے اس معنی میں ہم مصدّق ہوں گے، زبان سے بھی تصدیق کرنے والے اور اس کے مطابق عملی اعتقاد رکھنے والے ہوں گے دراصل "اعتقاد صحیحہ" منبع بنتا ہے اعمال صالحہ کا۔ پس اگر ہمارے اعمال صالحہ ہوں گے تو ہم اپنی زندگیوں میں خدا تعالیٰ کو ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ پائیں گے لیکن اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو خواہ ہمارا دعویٰ یہ ہو کہ ہم مصدّق ہیں، ہمارا مقام مصدّق کا مقام نہیں ہو گا۔ بلکہ ہم اللہ تعالیٰ کے قہر کے نیچے آجائیں گے۔ لیکن ایک احمدی جو منافق نہیں ہے ویسے الٰہی سلسلوں میں منافقوں کا سلسلہ بھی ساتھ لگا ہوا ہے لیکن وہ تو استثناء ہیں اور جو استثناء ہے وہ قاعدہ کو ثابت کرتا ہے الٰہی سلسلوں میں

بہت بھاری اکثریت

مخلصین کی ہوتی ہے۔ میرے خیال میں منافق کا وجود تو شاید ہزار میں سے ایک بھی نہیں ہو گا شاید دس ہزار میں ایک بھی نہیں ہو گا لیکن جو شخص منافق نہیں ہے یعنی اُن لوگوں کی طرح نہیں ہے جو جانتے بوجھتے ہوئے زبان سے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اُس کے مطابق اعتقاد نہیں رکھتے اور نہ عمل کرنے کے لئے تیار ہیں سوائے ریا اور دکھاوے کے عمل کے۔ منافق کے تو سارے اعمال ہی دکھاوے کے ہوتے ہیں کیونکہ جب وہ دل سے اعتقاد ہی نہیں رکھتا اور اس کا ایمان صحیح ہے ہی نہیں تو اس کا جو مومنانہ عمل ہو گا، وہ ریا اور دکھاوے کا عمل ہو گا۔ وہ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والا عمل نہیں ہو گا لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے کہ انسان صداقت کے پہچان لینے کے بعد بھی بشری کمزوری یا غفلت کے نتیجہ میں ایک ایسا کام کر لیتا ہے جو ایک مومن اور مصدّق کا عمل نہیں ہوتا بلکہ ایک منافق کا عمل ہوتا ہے۔

پس نفاق سے بچنے کے لئے

دُعائیں کرنی چاہئیں

اس سے بچنے کے لئے مجاہدہ کرنا چاہیئے اور بڑی کوشش کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نفاق سے محفوظ رکھے یاد رکھیں ہم خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر کے دُنیا کے لئے ایک نمونہ بننے کی خاطر پیدا ہوئے ہیں۔ ہماری زندگی کا مقصد یہ ہے کہ اپنے اس نمونہ اور رُوحانی خوبصورتی کے نتیجہ میں دنیا میں اسلام کو سربلند کر سکیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ رحمۃ للعالمین تھے اس لئے جب آپ کا سایہ انسان پر پڑتا ہے تب اس میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اس خوبصورتی اور اس احسان کے نتیجہ میں کہ انسان جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن پکڑتا ہے تو آپ کی قوّتِ احسان انسان کے اندر پیدا ہو جاتی ہیں۔ خدا کرے آپ کے اس حُسن و احسان اور آپ کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی کے نتیجہ میں ہم اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور ہمارا مقصد یہی ہے کہ ہم نے نوعِ انسان کے دل جیت کر اپنے محبوب آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے ہیں۔ انشاء اللہ۔ و باللہ التوفیق

مسجد فضل لندن میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم کا انعقاد

از مکرم مولوی منیر الدین صاحب شمس ابن حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ نائب امام مسجد لندن

"اگر آج کی دنیا (حضرت) محمدؐ کی تعلیمات کو حرز جان بنالے تو اس کے بیشتر مسائل حل ہو جائیں۔ (میئر آف وانڈز ورتھ)
"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے عفو و درگذر کا وہ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ (سردار ہر مندر سنگھ ایم اے)

۲۳ اپریل کا دن مسجد فضل کی تاریخ میں یادگار رہے گا۔ اس دن عیسائی۔ سکھ۔ یہودی اور مسلمان مقررین نے ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہو کر حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اور اس بات کا برملا اقرار کیا کہ آپ کا وجودِ مبارک کائنات کے لئے رحمت کا باعث ہے۔ اس تقریب کے لئے امام مسجد لندن بشیر احمد صاحب رفیق نے ایک ماہ قبل ہی سارا پروگرام اس طرز پر مرتب کر لیا تھا کہ اپنے تو بہر حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور گلہائے عقیدت کا نذرانہ پیش کریں گے ہی۔ غیروں کی زبان سے بھی دنیا کے محسنِ اعظم کے احسانات کا تذکرہ کرایا جائے۔ چنانچہ غیر مسلم مقررین حضرات کو کچھ عرصہ قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر کتب مہیا کر دی گئی تھیں۔ تاکہ وہ محض رسمی تقاریر ہی نہ کریں بلکہ اس مقدس زندگی کا خود مطالعہ کر کے اپنے تاثرات کا اظہار کر سکیں۔

جلسہ کا آغاز ٹھیک ۳ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو جناب محمد ایوب ندیم صاحب نے کی۔ اُن کے بعد جناب بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن نے اپنے خطاب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور گلدستۂ عقیدت پیش کرنے کے علاوہ جناب صدر جلسہ اور دیگر مقررین کا تعارف بھی کروایا۔ اس جلسہ کے صدارت کی سعادت جناب الحاج ابوبکر عثمان جینا سفیر گیمبیا مقیم برطانیہ کے حصّہ میں آئی۔ آپ لندن کی مسجد میں پہلے بھی کئی بار تشریف لا چکے ہیں۔ اور حضرت امام جماعتِ احمدیہ سے ملنے کی سعادت بھی حاصل کر چکے ہیں۔

آپ کے کرسئ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد پہلی تقریر جناب کونسلر اے جے ہل میئر آف وانڈز ورتھ نے فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آج کی دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو حرزِ جان بنالے تو اس کے بیشتر مسائل حل ہو جائیں گے۔ آپ نے مسجد فضل لندن کے بارہ میں کہا کہ آپ کی خدمات اس قسم کی ہیں کہ یہ کوئی بعید نہیں کہ آئندہ زمانہ میں آپ کی مسجد کی تصویر ہمارے (یعنی وانڈز ورتھ بورو) کے جھنڈے پر دکھائی جایا کرے۔ تا اس علاقہ کے لوگوں کو یہ احساس ہو کہ آپ لوگوں نے ہمارے درمیان امن، محبت اور پیار کے رشتوں کو مضبوط بنانے میں انتھک محنت کی ہے۔

جلسہ کے دوسرے مقررِ جناب ٹام کاکس ممبر پارلیمنٹ تھے۔ آپ لندن لیبر پارٹی کے وہپ بھی ہیں۔ آپ نے وانڈز ورتھ کے علاقہ میں رہنے والے پاکستانیوں (جن میں ایک بہت بڑی تعداد احمدیوں کی ہے۔) کو خراج تحسین پیش کیا اور اس بات پر فخر کا اظہار کیا کہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔

ان کے بعد ورلڈ کانگرس آف فیتھ کے نمائندہ جناب سردار ہر مندر سنگھ ایم اے نے کانگرس کی طرف سے نیز سکھ مذہب کی جانب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ مبارک میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور اس بات پر حاضرین سے دادِ تحسین حاصل کی۔ کہ اپنی تقریر کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور لا الٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ سے کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یوں تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات سے ہی متاثر ہوتا ہوں۔ لیکن ایک بات جس نے مجھ پر ہمیشہ ہی بہت اثر کیا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفتِ عفو و ستاری ہے۔ کہنے کو تو سبھی کہتے ہیں۔ کہ عفو اچھی چیز ہے لیکن عمل کرنے والے کتنے ہیں؟ حضرت محمد صلعم نے ان لوگوں کو جنہوں نے آپؐ کو اپنے وطن سے نکالا تھا آپ کے ماننے والوں کے قتل سے بھی گریز نہ کیا تھا۔ آپؐ کی اور آپؐ کے ماننے والوں کی جائیدادوں اور اموال کو تباہ و برباد کیا تھا۔ ان سب کو آپؐ نے فتح مکہ کے موقع پر نہ صرف زبانی معاف فرمایا بلکہ ان کے ساتھ حسنِ سلوک کا مظاہرہ کر کے دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ آپؐ نے جو درگذر فرمایا تھا وہ دل سے تھا۔ اور خلوص سے بھرپور تھا۔

ان کے بعد ایک یہودی مقرر مسٹر کلفورڈ کوہن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی محبت کا اظہار یوں کیا کہ اگرچہ میں آنحضرت صلعم کو نبی تو نہیں مانتا۔ لیکن اس بات کا اعتراف کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتا کہ آپ نے وحدانیت کی تعلیم دے کر اور انسان کا رشتہ اپنے خدا سے جوڑ کر انسانیت پر عظیم احسان کیا ہے۔ آپ کی ہی تعلیم کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ ماضی میں مسلمان اور یہودی باوجود دینی اختلاف کے ایک دوسرے کے ساتھ معاشرتی طور پر پُرامن اور پُرسکون زندگی بسر کرتے رہے ہیں مسٹر کوہن نے یہ اُمید ظاہر کی۔ کہ آنحضورؐ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں آج بھی مسلمان اور یہودی مذاہب کے لوگوں میں باہمی محبت اور یگانگت کی فضاء قائم ہو سکتی ہے۔ آخر میں مکرم و محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی تقریر فرمائی۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ سے متعدد مثالیں دے کر یہ ثابت کیا کہ آپؐ اسوۂ کامل تھے۔ اور آپ کی تعلیمات اور سُنت پر چل کر فلاح و بہبودی کے راستے کھل سکتے ہیں۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بارہ میں توریت اور انجیل سے پیشگوئیاں بھی پڑھ کر سنائیں۔ اور حاضرین کو اس بات کی تلقین فرمائی کہ اگر عشقِ محمدؐ کا دعویٰ ہے تو محمدؐ کے نقشِ قدم پر بھی چلو اور آپؐ کی اتباع کو اپنا اوڑھنا اور بچھونا بناؤ۔

آخر میں صاحبِ صدر نے اپنے حج کے تاثرات بیان کئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا تذکرہ نہایت مؤثر انداز میں کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جب میں نے امام بشیر احمد رفیق سے اپنے حج کے عزم کا اظہار کیا تو انہوں نے مجھے چند کتب حج کے بارہ میں دیں جن میں ایک کتاب حج کے بارہ میں مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تحریر کردہ بھی تھی۔ اس کتاب کو پڑھنے سے میری آنکھیں کھل گئیں۔ اور حج کی صحیح فلاسفی میری سمجھ میں آئی۔

آخر میں امام مسجد لندن نے حاضرین اور صاحبِ صدر کا شکریہ ادا کرنے کے بعد چیدہ چیدہ معززین کی خدمت میں قرآن کریم بھی بطور تحفہ پیش کیا جو انہوں نے بصد ادب قبول کیا۔ فالحمد للہ۔
اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلہٖ وبارک وسلم علیہ۔

اخبار قادیان

۱۔ مکرم نذیر احمد صاحب جو ملائشیا سے زیارت مقاماتِ مقدسہ کے لئے تشریف لائے تھے ۲۶ر اپریل کو واپس تشریف لے گئے۔
۲۔ مکرم حمید اللہ صاحب کینیڈا سے ۲۵ر اپریل کو تشریف لائے اور زیارت مقامات مقدسہ سے مشرف ہو کر ۲۶ر کو دہلی کے لئے روانہ ہو گئے۔
۳۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد اور مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بی۔ایس۔سی۔ نائب امیر حیدر آباد ۲۶ر اپریل کی صبح کو زیارت اور جماعتی امور کے لئے تشریف لائے۔

ولادتیں

۱۔ مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر (حال بحرین) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۵/۴ کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مولوی بشیر احمد صاحب بانگڑوی درویش کا پوتا ہے۔ اور ہمارے درویش بھائی مولوی محمد یوسف صاحب فاضل معلم مدرسہ احمدیہ کا نواسہ ہے۔
۲۔ عزیزی امۃ الرشید بنت بشیر احمد صاحب سندھی درویش مرحوم (اہلیہ عزیز واجد علی صاحب ولد دلدار علی صاحب اودے پور راجستھان) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۵/۳ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔
احباب ہر دو نومولودین کی صحت و سلامتی کے لئے دُعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)
۳۔ برادرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب آف یادگیر کو ایک عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۵/۲ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔
نومولود مکرم سیٹھ محمد عبد الحی صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب کا نواسہ ہے احبابِ جماعت سے نومولود کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور قرۃ العین ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد انعام غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

جماعت ہائے احمدیہ بنگلہ دیش کے ۵۲ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا پیغام

جماعت ہائے احمدیہ بنگلہ دیش کے ۵۲ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر (جو ۱۴-۱۵-۱۶ مارچ ۱۹۷۵ء کو ڈھاکہ میں منعقد ہوا۔) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو ایمان افروز پیغام ارسال فرمایا تھا اس کا مکمل متن افادۂ احباب کے لئے درج ذیل ہے۔ اس جلسہ کی مکمل رپورٹ بدر کے اگلے شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (ایڈیٹر بدر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ٭

ھو الناصر — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

پیارے بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ معلوم کرکے بے حد مسرت ہوئی کہ آپ ان دنوں تین ایام کے لئے یہاں پر خدا اور اس کے رسول کی باتیں سننے اور دعاؤں اور نوافل میں وقت صرف کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کے اخلاص میں برکت دے اور آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمادے۔ آمین۔

ہمیں اللہ تعالےٰ کا بے حد شکر ادا کرنا چاہیئے جس نے ہمیں مہدی معہود علیہ السلام کو پہچاننے کی توفیق دی۔ جن کی بدولت ہمیں اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کی معرفت حاصل ہوئی۔ اس کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا ہوئی اور اس کا قرب ہمیں حاصل ہوا جس سے دنیا محروم ہے۔ خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا جس قدر شکر ادا کرسکیں کم ہے۔ اس نعمت کی قدر کریں اور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو ہمیشہ اس نعمت سے مالا مال رکھے۔ آمین۔

روحانی جماعتوں پر ابتلا اور مصیبتیں آیا ہی کرتی ہیں۔ یہ آزمائش اور مصیبتیں مومن کے ایمان کو اور زیادہ پختہ اور مضبوط کرتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے خدا بڑی دولت ہے اُسے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوتے وقت بیعت کرتے ہوئے یہ عہد کیا تھا کہ آپ دین کو دنیا پر ہمیشہ مقدم کریں گے۔ اس عہد کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ کبھی بدعہدی نہ کریں۔ خدا کے وفادار بندے بنے رہیں۔ اس سے کبھی بے وفائی نہ کریں کہ اس نے آج تک کبھی ہمارا ساتھ نہیں چھوڑا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو عہد تم نے بیعت میں کیا اس پر قائم رہو۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۷۶)

نیز حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص دنیا کے لئے بیعت کو اور عہد کو جو اللہ تعالیٰ سے اس نے کیا ہے توڑتا ہے وہ شخص جو محض دنیا کے خوف سے ایسے امور کا مرتکب ہو رہا ہے وہ یاد رکھے بوقت موت کوئی حاکم یا بادشاہ اُسے چھڑا نہ سکے گا۔ اس احکم الحاکمین کے پاس جانا ہے جو اس سے دریافت کرے گا کہ تو نے میرا پاس کیوں نہیں کیا۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۹)

دوسری بات ہمیں یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ قرآن کریم قیامت تک کے مسائل حل کرتا ہے اور قرآن کریم کی صحیح تفسیر سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب بھری پڑی ہیں۔ پس خدا کی معرفت اس کا نور اور علم حاصل کرنے اور پیش آمدہ مسائل اور مشکلات کا حل تلاش کرنے کے لئے قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیفات ایسے روحانی خزائن کا بار بار اور کثرت کے ساتھ مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو شخص ہماری کتب کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔" (سیرت المہدی جلد سوم)

نیز حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ شخص جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا۔ اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا۔ اُس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ رہے تا ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل وعیال سمیت نجات پاؤ۔" (نزول المسیح صفحہ ۲۵)

اللہ تعالےٰ ہر آن آپ کی رہنمائی فرمائے۔ آپ کا حافظ وناصر ہو اور آپ کے ساتھ ہو۔

(مرزا ناصر احمد)
خلیفۃ المسیح الثالث
۲۷-۱-۷۵

قسط نمبر ۶

دانشور کون ہے؟

جناب عامر عثمانی صاحب مدیر "تجلی" دیوبند کی دانشوری کا جائزہ

از الحاج مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

عصمت انبیاء اور مدیر تجلی کی توہین آمیز جسارت

مسلمانوں کا یہ مسلّمہ عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام معصوم ہوتے ہیں۔ اُن سے کوئی ایسا قول وفعل عمداً و ارادۃً صادر نہیں ہوسکتا۔ جو اللہ تعالیٰ کے منشاء و رضا کے خلاف ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کرام کی شان میں فرماتا ہے۔

"بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ - لَا يَسْبِقُونَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُونَ۔" (الانبیاء ع۲)

نیز اس کے بعد کی آیت میں فرمایا:۔

وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ (انبیاء ع۲)

یعنی انبیاء کرام خدا تعالیٰ کے باعزت بندے ہوتے ہیں۔ وہ خدا کی بات سے ایک لفظ بھی زیادہ نہیں کہتے اور وہ اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کے خوف وخشیت سے لرزتے رہتے ہیں۔ اس آیت کریمہ میں انبیاء کرام کے مندرجہ ذیل جامع ومانع اوصاف بیان کئے گئے ہیں:۔

اوّل۔ یہ برگزیدہ افراد ذاتی طور پر اعلیٰ درجہ کے اخلاق واوصاف کے حامل ہوتے ہیں۔ انہیں اوصاف حمیدہ اور اخلاق حسنہ کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معزز ومکرم اور مقرب ہوتے ہیں۔

دوم۔ یہ پاکیزہ لوگ اپنی باتوں اور اقوال میں منشاء ایزدی کے تابع ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کے کلام کو پاتے اور اُسے بعینہٖ مخلوق خدا تک پہنچاتے اور اُسی کلام الٰہی کے مطابق اپنی عملی زندگی بناتے ہیں۔

سوم۔ یہ مطہر و پاک باز لوگ اپنی عملی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے احکام کے تابع ہوتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہیں۔ اُن سے کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہوسکتا۔ جو رضائے الٰہی کے خلاف ہو کیونکہ اُن کے دل خشیت الٰہی سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ ہر وقت خوف خداوندی سے لرزتے رہتے ہیں۔

پس انبیاء کرام چونکہ ذاتی اعتبار سے اخلاق فاضلہ سے متصف ہوتے ہیں۔ اور قولی اور فعلی اعتبار سے احکام خداوندی کے تابع ہوتے ہیں۔ اُن کے دلوں میں خشیت الٰہی ہوتی ہے۔ اس لئے اُن سے کوئی قولی وفعلی ایسا سرزد نہیں ہوسکتا۔ جو اللہ تعالیٰ کی عمداً نافرمانی کا شائبہ بھی رکھتا ہو۔ اِس لئے اُن کو "معصوم عن الخطاء" قرار دیا جاتا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کا عصمت انبیاء کے بارہ میں یہ مسلّمہ عقیدہ ہے ؎

وَاِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَفِیْ اَمَانٍ
عَنِ الْعِصْيَانِ عَمْدًا وَّانْعِزَالٍ

کہ انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کی عمداً نافرمانی اور اپنے منصب نبوت سے معزول ومسلوب ہونے سے امن میں ہیں۔

مگر مدیر تجلی جناب عامر عثمانی صاحب متذکرہ بالا ارشاد قرآنی کو نظر انداز کرتے ہوئے نہ صرف انبیاء سابقین بلکہ سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں یہ توہین آمیز اور گستاخانہ کلمات لکھنے کی جسارت کرتے ہیں۔ کہ

"پہلی بات یہ ہے۔ کہ قرآن میں بہتیرے انبیاء کی کسی نہ کسی زلّت (لغزش) کا ذکر موجود ہے۔ حتیٰ کہ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی بعض ایسے افعال کا ذکر موجود ہے جنہیں اللہ نے غیر پسندیدہ قرار دیا۔"

(تجلی دیوبند ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۲۲)

نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات۔ ایک سچا مومن جس کے اندر انبیاء کرام کی "عزت وعصمت" کے بارہ میں ذرّہ بھی غیرت ایمانی ہے وہ قطعاً عامر عثمانی صاحب کے توہین آمیز ریمارک سے متفق نہیں ہوسکتا۔ بلکہ نفرت وبرأت کا اظہار کرے گا۔ عامر عثمانی صاحب کی توہین انبیاء کی یہ جسارت مثلہ ہے اُنکی بدزبانی کی جو انہوں نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے خلاف کی ہے جنہوں نے "عصمت انبیاء" کے بارہ میں کیا خوب فرمایا ہے ؎

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
(المسیح الموعود)

عامر عثمانی اور عیسائی

قارئین کرام! "عصمت انبیاء" کے بارہ میں عامر عثمانی صاحب کا متذکرہ بالا جو توہین آمیز نظریہ ہے۔ اُس کا بار بار مطالعہ کریں۔ دوسری طرف عیسائیوں کے مندرجہ ذیل اعتراضات کو پڑھیں۔ کہ اِس ناپاک نظریہ سے فائدہ اُٹھا کر انہوں نے کس رنگ میں نعوذ باللہ من ذالک حضرت مسیح علیہ السلام کی فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے چنانچہ "رسالہ حقائق قرآن" میں (جس کو کرسچن لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا نے شائع کیا ہے) عیسائیوں نے قرآن مجید سے چودہ دلائل اس امر کی تائید میں پیش کئے ہیں۔ جن سے اُن کے زعم میں حضرت مسیح ناصریؑ کی فضیلت آنحضرت صلعم پر ثابت ہوتی ہے۔ اس رسالہ میں دلیل نمبر ۱۱، ۱۲ میں مرقوم ہے۔

(۱۱) "قرآن میں تمام انبیاء کے گناہوں کا ذکر ہے۔ اور خصوصاً محمدؐ صاحب کو حکم ملتا ہے کہ اِستغفر لذنبک یعنی اپنے گناہوں کی معافی مانگ علاوہ بریں محمدؐ صاحب کی حالت کو یوں بیان کیا ہے۔ وَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدٰى۔ یعنی تجھ کو گمراہ پایا۔ اور تیری ہدایت کی۔ برخلاف اِس کے مسیح کی نہ کوئی خطا ولغزش مذکور ہے۔ اور نہ اُسے استغفار کرنے کی ہدایت کی ہے۔ بلکہ تمام انبیاء سے بڑھ کر اُس کی شان میں وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مرقوم ہے۔ پس مسیح بہر صورت محمدؐ صاحب سے افضل ہے۔" (رسالہ حقائق قرآن صفحہ ۲)

(۱۲) "محمدؐ صاحب از روئے قرآن محض رسول اور گنہگار انسان ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن مسیح بالکل بے گناہ اور فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوحِنَا کے مطابق الٰہی ذات رکھتا ہے۔ پس مسیح کو جو بے گناہ اور صاحب الوہیت بھی ہے۔ افضل وبرتر کیوں نہ مانا جائے؟" (حقائق قرآن صفحہ ۳)

پس عامر عثمانی صاحب کا "عصمت انبیاءؑ" کے بارہ میں ہتک آمیز نظریہ عیسائیوں کے اعتراضات کی تائید کرنے والا ہے اور اُن کو یہ جرأت دلانے والا ہے۔ کہ وہ عامر عثمانی صاحب کے مسلّمات وعقائد پر بنیاد رکھ کر (نہ کہ قرآن مجید پر۔ کیونکہ قرآن مجید اس توہین آمیز نظریہ کو ہرگز تسلیم نہیں کرتا۔) نہ صرف انبیاء سابقین پر حضرت مسیحؑ کی فضیلت ظاہر کریں۔ بلکہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخانہ کلمات استعمال کرکے نہ صرف حضرت مسیحؑ کی فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ثابت کریں۔ بلکہ حضرت مسیحؑ کو الوہیت کے تخت پر بٹھائیں!۔

قارئین کرام! یہ ہے عامر عثمانی صاحب کی قرآن دانی وقرآن فہمی جس پر اُن کو بہت ناز ہے عصمت انبیاء کے بارہ میں اُن کے ناپاک نظریہ سے نہ صرف عیسائیت کی تائید ہوتی ہے۔ بلکہ جملہ انبیاء کرام اور خصوصاً سید المعصومین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید ہتک وتوہین ہوتی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ عامر عثمانی صاحب کی اس قرآن دانی کے بارہ میں بے اختیار زبان سے نکلتا ہے ؎

گر تو قرآں بریں نمط خوانی۔ ببری رونق مسلمانی۔

عامر عثمانی صاحب کے اس قابل نفرین نظریہ کا سبب

عامر عثمانی صاحب تجدید محدثین کا یہ مسلّمہ اصول تو تحریر کر بیٹھے کہ

"یہ اصول بے شک محدثین نے طے کردیا ہے۔ کہ جو حدیث قرآن کے خلاف ہوگی۔ اُس کی یا تو مناسب تاویل کی جائیگی یا اُسے چھوڑ دیا جائے گا۔" (تجلی ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۹)

مگر عملی طور پر وہ ایسی احادیث کو جو واضح طور پر قرآنی تعلیمات کے خلاف ہیں قبول کرکے اور اُن کی بزعم خود تائید کرکے قرآن مجید کو جھٹلا رہے ہیں بلکہ ایک اور قدم آگے بڑھا کر نعوذ باللہ حضرت مسیح نبی اللہ کی نبوت چھین رہے ہیں۔ اور کبھی ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کو "جھوٹ بولنے والا" ثابت کرنے کی کوشش کررہے ہیں اور پھر ایک قدم آگے بڑھا کر "عصمت انبیاءؑ" پر ہی ہاتھ صاف کررہے ہیں۔ کہ "قرآن مجید میں بہتیرے انبیاء کی کسی نہ کسی لغزش کا ذکر موجود ہے" اور یہ لکھ کر تو محبوب خدا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی حد ہی کردی۔ کہ

"حتیٰ کہ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی بعض ایسے افعال کا ذکر موجود ہے جنہیں اللہ نے غیر پسندیدہ قرار دیا۔"

(تجلی ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۲۲)

معزز قارئین! آپ حیران ہوں گے۔ اور سوچیں گے۔ کہ عامر عثمانی صاحب کی اس قابل نفرین روش کا سبب کیا ہے؟ ہم بتائے دیتے ہیں۔ کہ اِس کا سبب صرف اور صرف مخالفت احمدیت ہے۔ ایسے متعصب لوگوں کو حق وصداقت سے کوئی غرض نہیں۔ انہوں نے اپنے مخصوص ومزعوم نظریات کی بنا پر احمدیت کی مخالفت کرنا ہے۔ خواہ انہیں غیر صحیح احادیث پر بنیاد رکھ کر کلام اللہ قرآن مجید کو جھٹلانا پڑے۔ یا انبیاء سابقین کی عزت وعصمت پر حملہ کرنا پڑے

یا خود سرکار دو عالم سید المرسلین صلعم کی شان اقدس میں گستاخی کرنا پڑے۔ چنانچہ ہمارے اس نظریہ کا ثبوت یہ ہے کہ:۔

۱۔ چونکہ قرآن مجید میں حیات مسیح۔ اور اُن کے آسمان پر جسمانی طور پر جانے اور پھر اس جسم خاکی کے ساتھ واپس آنے کا کوئی ذکر نہیں۔ بلکہ قرآن مجید سے اُن کی دیگر انبیاء کی طرح وفات ثابت ہوتی ہے۔ اور نہ ہی احادیث صحیحہ میں اُن کے "رفع الی السماء" اور "نزول من السماء" کا کوئی ذکر ہے۔ ہاں البتہ بعض احادیث میں مسیح کی آمد ثانی کے بارہ میں لفظ "نزول" آیا ہے۔ اس لئے بجائے اس کے وہ محدثین کے مسلّمہ اصول کے مطابق ایسی احادیث کو جو صریحاً قرآنی مضامین کے خلاف ہیں۔ اُن کو چھوڑ دیں۔ یا اُن کی مناسب تاویل کرلیں۔ انہوں نے محض اپنے مزعومہ عقیدہ کو ظاہر کرنے کے لئے پہلے مسیح کو زندہ آسمان پر پہنچایا یا پھر اُن کو بغیر تغیر جسمانی دو ہزار سال سے آسمان پر بٹھایا ہوا ہے۔ اور اب اس زمانہ میں اُن کے آسمان سے جسمانی طور پر نازل ہونے کے منتظر ہیں۔ گویا صرف چند احادیث پر بنیاد رکھ کر (جو قرآنی تعلیمات اور دوسری احادیث صحیحہ کے خلاف ہیں۔) وہ قرآن مجید میں لفظی و معنوی تحریف کر رہے ہیں۔ اور خلاف قرآن احادیث کو قرآن مجید پر ترجیح دے رہے ہیں۔

۲۔ قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو تاحیات "نبی" قرار دیا ہے۔ (سورہ مریم)۔ مگر عامر عثمانی صاحب اپنے مزعومہ عقیدہ کی بنا پر اُن کے جسمانی طور پر نزول من السماء اور دوبارہ آنے کے قائل ہیں۔ اب اُن کو یہ مشکل درپیش آئی۔ کہ ایک طرف ہم یہ نعرہ بلند کر رہے ہیں۔ کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور دوسری طرف حضرت مسیحؑ کی دوبارہ آمد کے قائل ہیں۔ جس کو قرآن مجید اور احادیث صحیح "نبی اللہ" قرار دیتی ہیں۔ لہذا انہوں نے اپنے فرسودہ اعتقاد کو ثابت کرنے کے لئے قرآن مجید کی نصوص قطعیہ کی تغلیط کرتے ہوئے لکھنا شروع کر دیا۔ کہ

"احادیث کی رُو سے حضرت عیسیٰ کی یہ آمد بحیثیت نبی نہیں ہوگی۔ نہ وہ مسلمانوں کو اپنے پر ایمان لانے کی دعوت دیں گے۔ نہ وہ صاحب وحی ہوں گے۔ نہ کوئی اُمت برپا کریں گے۔" (تجلّی ماہ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۱۲)

یہ امر واضح ثبوت ہے۔ کہ عامر عثمانی صاحب نے اپنی مزعومہ احادیث پر بنیاد رکھتے ہوئے قرآنی نصوص قطعیہ کی صریح خلاف ورزی کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام جن کو خدا تعالیٰ تاحیات نبی قرار دیتا ہے۔ اُن کو "نبوت" سے مسلوب و معزول قرار دے دیا۔

۳۔ قرآن مجید ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی شان کے بارہ میں فرماتا ہے "اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا۔ (مریم ع ۱)" کہ وہ بڑے راستباز اور سچے نبی تھے۔ مگر بخاری و مسلم کی بعض احادیث ... کی طرف تین جھوٹ بولنے ... ہے۔ اور عقلاً یہ امر ایک ... نبی کی شان کے خلاف ہے۔ کہ وہ جھوٹ بولے۔ جب اس بارہ میں جناب محمد عثمان صاحب فارقلیط نے ایک سوال اُٹھایا کہ۔

"اس کی مثال میں بخاری کی اس حدیث کو پیش کیا جا سکتا ہے جس میں مذکور ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے تین جھوٹ بولے۔ حالانکہ قرآن کریم اعلان کرتا ہے۔ کہ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا۔ (حضرت ابراہیمؑ سچے نبی تھے) حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے بارے میں مذکور ہے۔ کہ آپ نے حدیث کو رد کرکے قرآن کے اعلان کو تسلیم کیا۔ اور فرمایا کہ بخاری کی حدیث میں جو راوی ہیں۔ اگر اُن کے جھوٹے ہونے سے خدا کے مقدس نبی حضرت ابراہیمؑ سچے ثابت ہوں۔ تو راویوں کو جھوٹا قرار دینا ضروری ہے۔ کیونکہ مسلمان ایک نبی کی سچائی کو ماننے کے لئے ہزار راویوں کو جھوٹا قرار دے سکتے ہیں۔ نبی کو جھوٹا کہنا ایمان کے منافی نہیں۔ مگر راویوں کو جھوٹا کہنا ایمان میں کوئی ضعف پیدا نہیں کرتا۔" (بحوالہ تجلّی ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۹)

چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ محدثین کے مسلّمہ اصول کے مطابق عامر عثمانی صاحب اوّلاً اُس حدیث کو چھوڑ دیتے جو قرآن مجید کے صریح خلاف اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر نبی حضرت ابراہیمؑ کو "تین جھوٹ بولنے والا" قرار دیتی تھی۔ یا پھر اس کی ایسی مناسب تاویل کر دیتے جس سے ایک نبی کی شان "کذب و جھوٹ" کے الزام سے پاک ہو جاتی۔ مگر انہوں نے تو حدیث کے ہی مضمون کو قرآنی الفاظ پر ترجیح دی۔ جس سے نہ صرف حضرت ابراہیم علیہ السّلام "تین جھوٹ بولنے والے نبی" قرار پائیں۔ بلکہ مزید قدم بڑھا کر تمام انبیاء کرام کی عزت و عصمت پر بھی ناپاک حملہ کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نقل کفر کفر نباشد۔ چنانچہ عامر عثمانی صاحب رقمطراز ہیں:۔

"قرآن میں بہتیرے انبیاء کی کسی نہ کسی زلّت (لغزش) کا ذکر موجود ہے۔ حتیٰ کہ خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی بعض ایسے افعال کا ذکر موجود ہے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے غیر پسندیدہ قرار دیا۔ اس کے باوجود اگر اس گروہ مقدس کا معصوم عن الخطا اور برگزیدہ اور سچا ہونا مسلّم ہے۔ تو وہ حدیثیں جن میں حضرت ابراہیمؑ کے تین کذبات کا ذکر آگیا ہے۔ اِنَّہٗ کَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا کے خلاف کیسے کہی جا سکتی ہیں خصوصاً جب صاف طور پر ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ یہ کذبات ارادۂ گناہ سے خالی تھے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ بخاری و مسلم کی احادیث کو محض ایک وہم اور ذاتی مذاق کی بنا پر جُھٹلا دیا جائے۔" (تجلی ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۲۱)

گویا عامر عثمانی صاحب کے نزدیک حضرت ابراہیمؑ کی شان میں قرآنی الفاظ "صدیقاً نبیاً" محض ایک وہم اور ذاتی مذاق ہیں اور احادیث کی روایت کے وہ الفاظ جن میں اُن کی طرف "تین جھوٹ۔ تین کذبات" بولنے کا ذکر آیا ہے وہ برحق اور حقیقت ہیں شاید اُن کے خیال میں ایک دودھ بھرے پیالہ میں اگر پیشاب کے تین قطرے گر جائیں تو وہ دودھ ناپاک نہیں ہوتا۔ بلکہ مصفّٰی و معطّر رہتا ہے۔ اس لئے اگر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بارہ میں "تین کذبات" بولنے کی روایت احادیث میں آئی ہے تو وہ بالکل صحیح اور برحق ہے۔ محض تین جھوٹ بولنے سے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بارہ میں خدائی عطا کردہ سرٹیفکیٹ "صدیقاً نبیاً" پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اور وہ سچے نبی ہی رہتے ہیں۔ کیا ہوا انہوں نے زندگی میں صرف تین جھوٹ ہی تو بولے ہیں۔ (نعوذ باللّٰہ من ھذہ الخرافات)

پس عامر عثمانی صاحب کے نزدیک قرآن مجید کی آیات کی تغلیط ہو جائے تو کوئی ہرج نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر نبی حضرت ابراہیم علیہ السّلام جھوٹے قرار پا جائیں۔ تو کوئی حرج نہیں ہاں البتہ بخاری و مسلم کی کوئی حدیث غلط قرار نہ پا جائے۔ کیونکہ راویوں کے اعتبار سے حدیث کی سند بڑی پکّی ہے۔

اب ہم عامر عثمانی صاحب سے جن کو اپنی دانشوری پر بڑا ناز ہے۔ پوچھتے ہیں کہ کہاں گیا؟ محدثین کا وہ مسلّمہ اصول جس کا آپ نے خود تذکرہ کیا ہے۔ کہ

"جو حدیث قرآن کے خلاف ہوگی یا اُس کی یا تو مناسب تاویل کی جائے گی یا اُسے چھوڑ دیا جائیگا۔" (تجلّی ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۹)

کہ اب آپ ایسی احادیث کو جو واضح طور پر قرآنی مضامین کے خلاف ہیں۔ اصرار کرتے ہوئے قرآن مجید کو چھوڑ ہی نہیں رہے۔ بلکہ اُسے ایک رنگ میں جھٹلا رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر نبی حضرت ابراہیمؑ کو "ثلاث کذبات" "تین جھوٹ بولنے والا" قرار دینے پر تُلے ہوئے ہیں۔ اور اسی پر بس نہیں بلکہ انبیاء کرام جن میں حضرت سید المرسلین و خاتم النبیین کی ذات اقدس بھی شامل ہے۔ کی عزت و عصمت پر ناپاک حملہ کرنے سے نہیں چوکتے۔ کیا ان حالات میں اگر ہم عامر عثمانی صاحب احمدیوں کے بارہ میں طنز یہ الفاظ کو اُن کی ذات شریف کے لئے (صرف چند الفاظ بدل کر) اگر یہ عرض کریں۔ تو اُن کو رنج تو نہیں ہوگا۔؟

"ہم کبھی کبھی تو یہ سمجھا کرتے تھے کہ (عامر عثمانی) کم علمی و کم فہمی کی بنا پر غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہوں گے۔ اور نادانستہ غلطی کر بیٹھتے ہوں گے۔ لیکن تحقیق نے ثابت کیا۔ کہ نادانستہ نہیں۔ جان بوجھ کر پوری عیّاری کے ساتھ یہ دھوکا دہی کی جاتی ہے۔ اور (ایسی احادیث کو جو قرآنی مضامین سے واضح طور پر ٹکراتی ہیں) کو قصداً توڑ مروڑ کر اپنے مفید مطلب بنانا اُن کا شعوری مشغلہ اور مذہبی پیشہ ہے۔" (تجلّی بابت ماہ فروری ۱۹۷۵ء صفحہ ۵۹)

ہمیں اُمید ہے۔ وہ اپنے بارہ میں اس ریمارک کو ہرگز ناپسند نہیں کریں گے۔ بلکہ خوش ہوں گے۔ کیونکہ انہوں نے تجلّی ماہ فروری کے شمارہ کے سرورق پر جلی حروف میں یہ الفاظ لکھے ہیں:۔

"جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرو۔" (تجلّی ماہ فروری ۱۹۷۵ء سرورق)

(باقی)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کی بڑی بھاوج محترمہ سیدہ محسنہ خاتون صاحبہ پچھلے کئی مہینوں سے پیٹ کے مختلف قسم کے امراض میں مبتلا ہیں ڈاکٹروں نے پیٹ کا اپریشن کرنے کے لئے مشورہ دیا ہے انکی صحت کاملہ وعاجلہ اور اپریشن میں کامیابی نیز خاکسار کی والدہ اور ہمشیرہ سیدہ رشیدہ خاتون جو اکثر بیمار رہتی ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے تمام بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دردمندانہ دُعا کی درخواست ہے۔
خاکسار سید صباح الدین متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

۲۔ خاکسار ان دنوں ملازمت ختم ہونے کے باعث بے کار ہے۔ نیز اکثر طبیعت ناساز رہتی ہے۔ احباب جماعت اور درویشان کرام سے گذارش ہے کہ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بہترین روزگار اور صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ اور خدمت دین کی توفیق بخشے۔
خاکسار محمد رمضان بٹ ہادی پاری گام

جماعت ہائے احمدیہ گھانا کی انچاسویں (۴۹) سالانہ کانفرنس

ایمان افروز تقاریر، ایثار و قربانی کے روح پرور مناظر اور گورنر کا بصیرت افروز خطاب

ٹیلی ویژن، ریڈیو اور ملکی پریس میں وسیع اشاعت

مکرم میر عبدالرشید صاحب تبسم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم گھانا

جماعت ہائے احمدیہ گھانا کی ۴۹ ویں سالانہ کانفرنس اس سال ۹ - ۱۰ - ۱۱ صلح ۱۳۵۴ ہش مطابق جنوری ۱۹۷۵ء سالٹ پانڈ میں منعقد ہوئی۔ حسب سابق مقررہ وقت سے بہت پہلے جماعتی رسالے گائیڈنس میں کانفرنس کا تفصیلی پروگرام شائع کر دیا گیا تھا۔

اس کے علاوہ ملک کے تمام اخبارات اور ریڈیو میں وسیع پیمانے پر اعلانات کئے گئے۔ مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم ایکٹنگ امیر نے کانفرنس کے جملہ انتظامات کے سلسلہ میں مکرم مرزا نصیر احمد صاحب پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج کی سربراہی میں ایک مجلس منتظمہ قائم کر دی جس نے اپنے تمام فرائض بڑی قابلیت اور فرض شناسی سے ادا کئے اور مہمانوں کی رہائش، بجلی اور پانی کی فراہمی اور جلسہ گاہ کی تیاری وغیرہ کے تمام انتظامات نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔

شمع رسالت حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے، مسیح پاک علیہ السلام کے غلام اور خلافتِ حقہ کے شیدائی مقامی مرکز احمدیت میں دو تین دن پہلے ہی جمع ہونے شروع ہو گئے تھے لیکن جوں جوں کانفرنس کا وقت قریب تر آتا گیا۔ یہ قافلے بیسیوں سپیشل بسوں اور کاروں کے ذریعہ درود شریف پڑھتے ہوئے اسلامی نغمے اور مہدی علیہ السلام کے ترانے گاتے ہوئے جوق در جوق سالٹ پانڈ پہنچتے رہے اور یہ سلسلہ کانفرنس شروع ہونے کے وقت تک جاری رہا۔ [illegible] دفعہ مہمانوں کی تعداد پہلے سے کہیں [illegible] ہوئی تھی۔ ہمارے اعداد و شمار کے مطابق تقریباً بارہ ہزار جاں نثاروں نے اس جلسہ کی برکات اور روحانی ماحول سے استفادہ کرنے کی توفیق پائی۔

۹ر جنوری کا دن نماز تہجد سے شروع کیا گیا۔ احباب کرام کے جذبۂ ایمان اور شوق کا اس بات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ باجماعت نماز تہجد میں بلا استثناء تمام افراد جماعت مرد عورتیں اور بچے حتیٰ کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو اٹھائے ہوئے اور پیٹھ پر باندھے ہوئے مائیں بھی شامل تھیں۔ اور یہاں تک کہ جو شخص بھی تہجد کی نماز سے قبل سالٹ پانڈ پہنچ چکا [illegible] وہ جاگ کر نماز میں شامل ہو گیا تھا۔

جلسہ گاہ سے ملحقہ فٹ بال کی وسیع و عریض گراؤنڈ میں بیسیوں لمبی لمبی قطاروں میں باجماعت نماز تہجد ادا کرتے ہوئے حضرت امام الزمان کے غلام آپ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں اسلام اور قرآن پاک کے یہ ہزاروں عشاق عجیب روح پرور اور ایمان افروز نظارہ پیش کر رہے تھے اور انہیں دیکھ کر دل ایک دفعہ پھر اس یقین سے پُر ہو گیا اور روح کا ذرہ ذرہ پکار اٹھا کہ احمدیت کے ان موتیوں کی بے تابیوں سے پُر دعائیں اور آہ و زاری رنگ لائے بغیر نہیں رہ سکتی اور توحید باری اور محمد عربی صلعم کے جھنڈے کی عظمت کو اکنافِ عالم میں پھیلانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

نماز تہجد کے بعد مکرم سلیمان حسن صاحب نے حاضرین کو مختصراً چند نصائح کیں۔ پھر نماز فجر کے بعد محترم جناب مولوی عبدالوہاب صاحب آدم نے جماعتہائے احمدیہ گھانا کے اس نمائندہ اجتماع سے پہلی دفعہ خطاب فرمایا۔ آپ کی تقریر مقامی زبان میں تھی جس میں آپ نے حالاتِ حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے ابتلاؤں اور آزمائشوں کے دور میں خدا تعالیٰ کی حمایت، مدد اور نصرت کے نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ تقریر کے دوران آپ کے جذبۂ ایمانی اور عزم اور جوش نے حاضرین پر بھی ایک عجیب قسم کی کیفیت طاری کر دی تھی۔ اور ایسا سماں پیدا ہو گیا تھا جس سے یہ حقیقت اور زیادہ واضح اور روشن ہو گئی کہ مسیح محمدی علیہ السلام کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی پیشگوئی پوری ہو کر رہے گی اور طاغوتی طاقتوں کی کوششیں کسی رنگ میں بھی اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکیں گی۔

جلسہ گاہ

حسب سابق بحرِ اوقیانوس کے کنارے ناریل کے گھنے باغ کو رنگ برنگی جھنڈیوں، پوسٹروں اور بڑے بڑے جھنڈوں سے نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ نہ صرف سٹیج اور مہمانانِ خصوصی کے لئے کرسیوں کا بندوبست تھا بلکہ تمام حاضرین کے لئے کرسیوں اور بنچوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ شروع ہونے سے قبل جب حاضرین درود شریف پڑھتے اور مہدی علیہ السلام کی آمد کے ترانے گاتے ہوئے قطار در قطار گروہوں کی شکل میں جوق در جوق جلسہ گاہ میں جمع ہونے شروع ہوئے اور مقررہ مقامات پر اپنے اپنے حلقوں میں تنظیم سے بیٹھنا شروع ہو گئے تو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو خداوند کریم کی دی ہوئی خوشخبری کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" کی سچائی کا جیتا جاگتا ثبوت ہمیں ملا۔ مسیح محمدی کی روحانی فوج کے یہ دلیر سپاہی جو خداوند کریم کے پاک کلام کی سچائی [illegible] ہیں، یہاں پر یہ عزم دہرائے [illegible] تک دنیا سے کفر پوری طرح مٹ نہیں جائے گا۔ اور خدا کی بادشاہت دنیا میں مکمل طور پر قائم نہیں ہو جائے گی ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ کاروانِ احمدیت کا یہ حسین مجمع جو نظم و ضبط کی ایک بے نظیر مثال تھا دیکھ کر جسم کا ذرہ ذرہ بے اختیار خداوند کریم کی حمد کے جذبات سے لبریز ہو جاتا۔

افتتاحی اجلاس

مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم باوجود شدید کمزوری اور نقاہت کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی سننے اور دعاؤں میں شامل ہونے کے لئے محترم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم قائمقام امیر کی معیت میں جلسہ گاہ پہنچے تو جماعت کی مجلس عاملہ اور سرکردہ احباب نے بڑھ کر ان کا استقبال کیا۔ اس کے بعد ان کے اسٹیج پر پہنچتے ہی فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دوسرے فلک بوس اسلامی نعروں سے دیر تک گونجتی رہی۔ اور جب بزرگوں نے اپنی کرسیوں کو سنبھالا۔ تو مکرم الحاج ممتاز بیگ آرتھر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھانا کی زیر صدارت افتتاحی اجلاس شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز مکرم عبدالمالک صاحب آدم نے تلاوتِ قرآن پاک اور اس کے ترجمہ کے ساتھ کیا۔ تلاوت کے بعد جماعت احمدیہ وا(Wa) کے اطفال کے ایک گروپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم عربی کلام کو نہایت خوش الحانی سے سنایا۔

ٹھیک نو بجے مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب کا افتتاحی خطاب شروع ہوا۔ آپ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیار سے بھرپور انتہائی ولولہ انگیز پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو حضور اقدس نے ازراہ شفقت اس موقع کے لئے تحریر فرمایا تھا۔ اسے سنتے ہی حاضرین کے چہرے خوشی اور بشاشت اور ممنونیت کے جذبات سے چمک اٹھے۔ غلبۂ اسلام کی آسمانی بشارت اور اس کی خاطر قربانیوں کی تلقین سن کر پورے مجمع میں عزم و ہمت کی ایک تازہ لہر سرایت کر گئی۔ اور ایک بار پھر بے اختیار اسلامی نعروں کے ذریعہ انہوں نے اپنے جوش اور ولولہ کا اظہار کیا۔ حضور اقدس کے پیغام کا پورا متن الفضل کی کسی اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد مکرم مولوی صاحب نے محترم جناب وکیل التبشیر صاحب تحریکِ جدید کا پیغام پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد مکرم مولوی صاحب نے سربراہِ مملکت کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو این۔ آر۔ سی کے سیکریٹری نے تحریر کیا تھا۔ یہ اس دعوت نامے کے جواب میں تھا جو مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب کی قیادت میں جماعت کے ایک وفد کی سربراہِ مملکت سے ملاقات کے موقعہ پر انہیں پیش کیا گیا تھا۔ ملاقات کے دوران قائمقام امیر نے انہیں قرآن پاک اور دیگر اسلامی کتب کا ایک سیٹ بطور تحفہ بھی پیش کیا تھا۔ یہ ملاقات ۴ر جنوری کو ہوئی تھی اور ۵ر جنوری کے تمام اخبارات نے اسے بے حد اہمیت دیتے ہوئے بڑی نمایاں سرخیوں کے ساتھ اپنے پہلے صفحات پر شائع کیا۔ اس پیغام میں تحریر تھا کہ ۱۳ر جنوری کو موجودہ حکومت کی تیسری سالگرہ منائی جا رہی ہے اس لئے چیئرمین صاحب آپ کی کانفرنس میں شمولیت سے قاصر ہیں۔ تاہم انہیں اس محرومی کا بے حد افسوس ہے اور وہ آپ کے اجتماع کی انتہائی کامیابی کے لئے خواہشمند ہیں۔ نیز لکھا تھا کہ:-

He is Confident that your delebelations well lead to the promotion of moral and spiritual Excellence in Ghana.

کہ انہیں یقین ہے کہ کانفرنس میں احتیاط اور دور اندیشی سے پُر تقاریر کے نتیجہ میں گھانا میں اعلیٰ اخلاقی اور روحانی اقدار کو انتہائی مقام پر پہنچانے میں مدد ملے گی۔ یہاں ضمناً یہ بھی عرض ہے کہ اگلے روز پروگرام میں سنٹرل ریجن کے کمشنر کو مہمان خصوصی کے طور پر دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ چیئرمین نے انہیں ہدایت کی کہ وہ اس کانفرنس

میں ضرور شامل ہوں اور حاضرین کو میری طرف سے مبارکباد دیں اور ان تک میری نیک خواہشات پہنچائیں اور انہیں بتادیں کہ غیر معمولی مصروفیات کی مجبوری کی وجہ سے میں ان کے ساتھ شامل نہیں ہو سکا۔ لیکن میری روح اور میری نیک تمنائیں بہرحال آپ کے ساتھ ہیں۔

ان پیغامات کے علاوہ بعض دیگر نامور لوگوں اور پیرامائونٹ چیفوں کی طرف سے بھی مبارکباد کے پیغامات اور کانفرنس کی کامیابی اور برکت کے لئے خواہشات کے جذبات موصول ہوئے تھے مکرم مولوی صاحب نے ان کا بھی ذکر فرمایا۔ بعدہ ازاں آپ نے افتتاحی خطاب کے شروع میں فرمایا کہ گھانا کے ایک باشندے کو پہلی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طرف سے اس ملک کا امیر و مشنری انچارج مقرر کیا جانا گھانا میں احمدیت کی تاریخ کے ایک سنہری دور اور روشن مستقبل کی نشاندہی کرنے کے ساتھ ساتھ ایک چیلنج بھی ہے۔

آپ نے واضح فرمایا کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض قرآن پاک کی تعلیم کو حقیقی رنگ میں قائم کرنا ہے۔ اور آپؑ کے پیغام کا خلاصہ یہ ہے کہ خداتعالےٰ کا وجود آج بھی ویسا ہی ہے جیسے پہلے تھا اور وہ آج بھی اپنے بندوں سے اسی طرح کلام کرتا ہے جیسے پہلے کیا کرتا تھا۔

مولوی صاحب نے اس ملک میں احمدیت کی ابتداء کا ذکر کیا اور بتایا کہ ۱۹۲۱ء میں اس کی تبلیغ مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ کے ذریعہ ہوئی اور آج مبلغین کی بے نفس اور انتھک کوششوں کے نتیجہ میں خداتعالےٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں جماعت کی روحانی خدمات کے ساتھ ساتھ بنی نوع انسان کے لئے دیگر بے لوث خدمات کا تذکرہ بھی کیا۔ اس ضمن میں خاص طور پر سکولوں اور ہسپتالوں کے قیام کی مثال پیش کی۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے جماعت کو یاد دلایا کہ افریقہ کا مستقبل بے حد روشن ہے [illegible] کریم فرماتا ہے کہ عزت اور [illegible] قوم یا ملک کی اجارہ داری [illegible]۔ اس سلسلہ میں آپ نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی اس وقت کی خوشخبری کا خاص طور پر ذکر کیا جب کہ افریقہ غیر ملکی استعمار کی غلامی اور ماتحتی میں تھا۔ حضورؓ نے فرمایا تھا کہ میں نے خدا تعالیٰ کی اس تقدیر کو دیوار پر لکھا ہوا دیکھا ہے کہ افریقہ کی آزادی اور ترقی کے دن بہت قریب ہیں۔ چنانچہ اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد گولڈ کوسٹ (گھانا) نے آزادی حاصل کرلی تھی اور پھر دوسرے افریقی ملکوں نے بھی آزادی کے لئے جدوجہد شروع کردی تھی۔

[illegible] حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس بشارت کا ذکر بھی کیا جس کا حضور نے اپنے مغربی دورہ کے دوران اعلان فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا تھا وہ وقت دور نہیں جب افریقن جو آج تک طالب علم سمجھے جاتے رہے ہیں وہ دنیا کے استاد بن جائیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مولوی صاحب نے افریقہ کے باشندوں کو یہ تلقین بھی کی کہ اس انقلاب کے لئے یہ بات اشد ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور زندگی کے مادّی تصور سے ذہن کو آزاد کریں۔ کیونکہ خداتعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے طریق نہ بدلیں۔

اس کے بعد انہوں نے ملک میں بعض معاشرتی برائیوں کا ذکر کرکے ان سے سوسائٹی کو پاک کرنے کی ضرورت پر زور دیا لیکن یہ حقیقت بھی واضح کردی کہ جب تک خداتعالےٰ پر اور یوم حساب پر پختہ یقین اور ایمان نہیں ہوتا یہ مقصد حقیقی رنگ میں حاصل کرنا بہت مشکل امر ہے۔ آپ نے قرآن پاک کی انقلابی تعلیم کا ذکر کرکے اس کے اعجاز اور تاثیر کو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی ترقی کی مثال سے واضح کیا۔ اور آج بھی اس پر عمل کے نتیجہ میں اسی قسم کے انقلاب اور ترقی کی مسلمانوں کو خوشخبری دی۔

آخر میں مولوی صاحب نے اس ملک میں اسلام اور قوم کی تعمیر و ترقی اور امن و استحکام کی ضرورت بیان کرتے ہوئے مسلمانوں کو اس کے لئے متحد ہو کر جدوجہد کرنے اور دعاؤں کی تلقین کی۔ نیز حکومت اور عوام کو یقین دلایا کہ جماعت احمدیہ اس معاملہ میں کبھی بھی قوم کو نا امید نہیں کرے گی۔ تقریر کے بعد آپ نے عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ کانفرنس کے افتتاح کا اعلان فرمایا۔

تبلیغی سفر اور روحانی تجربات

امسال جلسہ سالانہ ربوہ میں گھانا کی طرف سے نمائندگی کرنے والا دو افراد پر مشتمل وفد بھی کانفرنس سے قبل واپس وطن پہنچ چکا تھا۔ چنانچہ افتتاحی دعا کے بعد مکرم مومن عبد سعید صاحب ہیڈماسٹر گورنمنٹ سیکنڈری سکول وا، نے نہایت عمدہ رنگ میں اپنے سفر کے حالات اور ربوہ اور قادیان کے مقامات مقدسہ کی زیارت کے تجربات بیان کئے۔ جماعت کی ممتاز اور بزرگ ہستیوں سے ملاقات کی تفاصیل اور سب سے بڑھ کر اپنے پیارے امام حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ والہانہ ملاقات، آپ کے ایمان افروز بے حد قیمتی ارشادات اور آپ کی شفقت اور پیار کے گہرے احساس کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کا کسی گہری یاد میں کھو جانا تمام حاضرین کو بے قرار کردیتا تھا۔ انہوں نے بہت سے واقعات اور تجربات بیان کئے اور مثالوں کے ذریعہ یہ ثابت کیا کہ اس زمانہ میں صرف احمدیت کے ذریعہ ہی اقوام عالم کو اسلامی تعلیم کے مطابق امن اور اخوت کے ساتھ متحد کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے اپنے اس تبلیغی سفر میں جو چیز خاص طور پر نوٹ کی اور محسوس کی وہ دنیا کے مختلف علاقوں، قوموں اور طبقوں سے تعلق رکھنے والے مومن احمدیوں کا آپس میں مساوات کا جذبہ اور محبت و اخوت اور پیار کا وہ سلوک ہے جو صرف حقیقی بھائیوں میں ہی مل سکتا ہے اور اس چیز کو ہر موقعہ پر اپنے ربوہ اور قادیان کے قیام کے دوران ہر لمحہ مشاہدہ کیا۔ مکرم سعید صاحب اور وفد کے دوسرے ممبر مکرم سفیان صاحب نے بہت سے ایمان افروز اور غیر معمولی اور معجزانہ واقعات کا ذکر کیا ہر دو تقاریر کے دوران حاضرین کے جذبات بے قابو ہو رہے تھے اور اسلامی نعروں سے فضاء بار بار گونجتی رہی۔ مقررین کی روحانیت میں ایک خاص تبدیلی اور چہروں کے عجیب سکون اور بشاشت نے حاضرین کے اندر بھی نئی روح اور ولولہ پیدا کردیا جو ان کی آنکھوں سے ایک خاص قسم کی چمک سے واضح ہوتا تھا۔ ہر ایک شخص کا دل اس خواہش سے دھڑک اٹھا کہ کاش! وہ بھی اپنی زندگی میں اس روحانی تجربہ اور برکت کو حاصل کرنے کے قابل ہوسکے اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق پا سکے۔ بہت سے احباب نے بعد میں مجھ سے ذکر بھی کیا کہ ان کے دلوں میں ربوہ پہنچنے کی شدید خواہش پیدا ہوئی ہے۔ اور اب وہ اس سعید گھڑی کے منتظر ہیں جب قسمت انہیں اپنے آقا کے قدموں میں حاضر ہونے کے قابل بنادے گی۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے تاثرات کے بعد مکرم یوسف احمد صاحب آڈومی اور خاکسار میر عبدالرشید تبسم نے تقاریر کیں۔ جن کے بعد صدر مجلس نے اپنے مختصر ریمارکس کے ساتھ پہلے اجلاس کے اختتام کا اعلان کیا۔

(باقی)

تحریکِ وقفِ جدید میں جلد حصہ لیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں دین کے لئے قربانیوں کے ساتھ ساتھ مالی قربانیوں کی تحریک فرماتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اے اسلام کے ذی مقدرت لوگو! دیکھو میں یہ پیغام آپ لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں کہ آپ لوگ اس اصلاحی کارخانہ کی جو خداتعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور اخلاص سے مدد کرنی چاہیئے۔

اور تم اے عزیزو! میرے پیارو! میرے درختِ وجود کی سرسبز شاخو! جو خداتعالیٰ کی رحمت تم پر ہے۔ میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو۔ اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اپنی سعادت سمجھو اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہ کرو۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک وقفِ جدید کا خصوصیت سے ذکر کرتے ہوئے اطفال الاحمدیہ کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں کہ :-

"اے خدا اور اے رسول کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑگیا ہے اُسے پُر کردو۔ اس کمزوری کو دُور کردو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہوگئی ہے۔

اے احمدیت کے عزیز بچو [illegible] اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑجاؤ اور ان سے کہو کہ [illegible] رہا ہے، آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے [illegible] ماہوار دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں۔"

پس میں جماعت کے مردوں، عورتوں اور بچوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ جلد اس پہلی تحریک میں اپنی اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لیں اور اپنے وعدوں پر نظر ثانی فرمائیں اور جلد وعدے اور بقایا جات ارسال فرمادیں۔ تا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خدمت میں بغرض دعا فہرست پیش کی جاسکے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

آپ کا عمل ـــ ہمارا ردِ عمل ...... بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اور ہم ہمیشہ سے زیادہ مستعدی اور تندہی کے ساتھ محمدی علم تھامے سر بکف اور قرآن بدست آفاقِ عالم کی طرف بڑھنے کے عزمِ صمیم کو دوہرا رہے ہیں۔

آپ نے چشمِ بصیرت و عبرت کے ساتھ دیکھا ہوگا۔ آپ نے گوشِ ہوش سے سُنا ہوگا اور آپ نے اپنے عداوت بھرے دلوں میں محسوس کیا ہوگا کہ عین اُن ایام میں جب آپ نے مُلک کے چپّے چپّے پر ہمارے لئے کربلائیں کھڑی کی تھیں، ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تعلیم پر عمل پیرا رہے کہ ؎

گالیاں سُن کے دُعا دو پاکے دُکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

دربارِ خلافت سے ہمیں ظلم سے بچنے، بدی کے بدلے بدی نہ کرنے اور خدا کے حضور دل و جان سے جُھک جانے کی ہدایات ملتی رہیں اور ہم اپنے پیارے امام ہمام کے ارشاد کی تعمیل میں آپ کے لئے دُعائیں کر رہے تھے کہ الٰہی! ہمارے ان غلط فہمیوں اور کم اندیشیوں کے شکار بھائیوں کو سمجھ عطا فرما۔

ہمارے بھی ہاتھ تھے۔ ان ہاتھوں میں قوت بھی تھی۔ لیکن وہ ہاتھ آپ کی گردنوں کی طرف نہ بڑھے۔ بلکہ وہ صرف خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں پھیلے۔ ہماری بھی زبانیں تھیں۔ لیکن وہ گالیوں سے آلودہ نہ ہوئیں بلکہ ان کی نوکوں پہ ذکرِ الٰہی اور دُرود شریف ہی رہا۔ ہمارے آقا نے فرمایا تھا کہ تم ظلم کے مقابلہ میں ظلم کرنے کے مجاز نہیں۔ بلکہ ظلم کو برداشت کرو۔ اور خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے عرشِ الٰہی کے پائے کو تھام لو۔ اور ہم اس ارشاد کی کُنہ اور حقیقت کو پُوری طرح سمجھ کر صبر کے ساتھ اس پر عمل پیرا رہے کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ ؎

جب ظلم کا بدلہ ظلم ہوا مظلوم کا حق کچھ بھی نہ رہا
دے درد ہی میں لذت یارب نالے کو عطا تاثیر نہ کر

اور فی الواقع ہمیں اس درد ہی میں لذت ملی۔ کیونکہ یہ درد ہمیں صرف اس لئے پہنچا تھا کہ ہم دُنیا کی ساڑھے تین ارب آبادی کو محمدؐ کی غلامی کے طوق پہنے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور اس عزم کے لئے اپنے عملِ مسلسل سے، اپنی دُعاؤں سے اور اپنی قربانیوں سے اپنی زندگیوں کے آخری دنوں تک جدّ و جہد کرنا چاہتے ہیں۔

بہرحال ہم آپ کے ممنون ہیں کہ آپ نے اپنے بے پناہ مظالم سے ہمیں صبرِ ایوبی پر قائم ہونے کا موقع بہم پہنچایا۔ ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے ہمیں اشاعتِ اسلام کی خاطر مزید قربانیاں کرنے کی طرف توجہ دِلائی ہے۔ اور آپ کے ہتھوڑوں کی تندہ زبانیوں نے ہمارے عزمِ آہنی میں اور بھی پختگی پیدا کر دی ہے۔ اور ہم پہلے سے بھی زیادہ جوش کے ساتھ عظمتِ محمدؐ کو دُنیا میں قائم کرنے کے لئے اپنے دِلوں میں ولولہ پاتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ہم اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجالاتے ہیں کہ ہمیں اگلے مالی سال ۷۶-۱۹۷۵ء کے لئے پہلے سے بھی زیادہ قربانیاں اسلام کی خاطر پیش کرنے کا موقع ہاتھ آیا ہے۔ چنانچہ موجودہ مالی سال کے لئے ہمارا (ربوہ اور قادیان کا) مرکزی بجٹ دو کروڑ بیس لاکھ تھا۔ لیکن یکم مئی ۷۵ء سے شروع ہونے والے نئے سال کے لئے ہم نے دو کروڑ ۲۶ لاکھ کا بجٹ بنایا ہے۔ اور اس بجٹ کی ایک ایک پائی دُنیا بھر میں پھیلے ہوئے اسلامی تبلیغی مشنوں پر صرف کی جائے گی۔

اس کے علاوہ ہمارے موجودہ امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے نام سے اشاعتِ اسلام کے لئے عظیم الشان منصوبہ جماعت کے سامنے رکھتے ہوئے ۲½ کروڑ روپیہ سولہ سالوں میں جمع کرنے کا جو اعلان فرمایا تھا اس کے جواب میں جماعت نے والہانہ لبیک کہتے ہوئے ۱۲½ کروڑ روپیہ کے وعدے اپنے آقا کے حضور پیش کئے ہیں۔ اور یہ ساری رقم بھی دُنیا بھر کی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا اسلامی لٹریچر شائع کرنے اور غیر ممالک میں مساجد تعمیر کرنے پر صرف کی جائے گی۔ وباللہ التوفیق۔

پس آپ کا عمل آپ کو مبارک ہو۔ اور ہمارا عمل ہمیں مبارک ہو۔ آپ کے لئے ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو بغض و تعصب اور عناد سے بالا ہو کر احمدیت پر غور کرنے کی توفیق بخشے۔ اور اپنے لئے ہم دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دیتا چلا جائے کہ ہم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ہوئے مشن کو کما حقہٗ چلا کر دُنیا کے ہر ملک کے گوشے گوشے میں اِسلام کا امن بخش پیغام پہنچا سکیں۔ آمین۔

(ف۔ا۔گ)

یومِ خلافت

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۷ ہجرت (۲۷ مئی) ۱۳۵۴ہش بروز منگل یومِ خلافت ہے۔ تمام جماعتیں اپنے اپنے ہاں جلسوں کا انعقاد کریں۔ اور رودادِ جلسہ دفتر دعوت و تبلیغ یا ایڈیٹر صاحب اخبار بدر کے نام بھجوائیں۔ مبلغین کرام سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس دن کو بارونق منانے کے لئے جماعتوں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو خدمتِ دین کے صلہ میں اپنے انعامات سے نوازے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

رشتہ ناطہ کی مشکلات

رشتہ ناطہ کی مشکلات کا بہترین حل یہ ہے کہ احبابِ جماعت اپنے قابلِ شادی لڑکے اور لڑکیوں کے رشتے طے کرانے میں مرکزی شعبہ رشتہ ناطہ نظارت اُمورِ عامّہ کے تعاون کرتے ہوئے ان کے کوائف مثلاً ولدیت۔ عمر۔ تعلیم۔ قومیت۔ پیشہ وغیرہ وغیرہ نظارت ہذا میں بھجوائیں۔ تاکہ نظارت ہذا موزوں رشتے طے کرانے میں احبابِ جماعت کی مدد کرسکے۔ یہ کوائف اپنی جماعت کے امیر یا صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ ارسال فرمادیں۔ اگر آپ کے شہر میں یا دوسری جگہ کوئی ایسا رشتہ ہو جس کو آپ اپنے بیٹے یا بیٹی کے لئے پسند کرتے ہوں تو ان کے پتہ سے بھی اطلاع دیں۔ نظارت ہذا اس رشتہ کو طے کرانے کے لئے ضروری کارروائی کرے گی۔ بعض احباب اپنی قابلِ شادی لڑکیوں کے کوائف تو نظارت ہذا کو بھجوا دیتے ہیں اور لڑکوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ ان کے لئے موزوں رشتہ وہ خود تلاش کرلیں گے۔ یہ طریق درست معلوم نہیں ہوتا ہے اگر نظارت میں صرف قابلِ شادی لڑکیوں کے ہی کوائف ہوں گے تو نظارت ہذا رشتے طے کرانے میں کیونکر مدد کرسکتی ہے۔ لہذا قابلِ شادی لڑکے اور لڑکیوں دونوں کے کوائف بھجوائیں۔

ناظر اُمورِ عامّہ قادیان

دُعائے نعم البدل

قادیان ۲۹ راپریل ۷۵ء۔ آج رات ½۱۰ بجے مکرم مرزا محمد اقبال صاحب درویش کا ۹ ماہ کا بچہ وفات پاگیا۔ عزیز بوجہ ہیضہ کچھ دیر بیمار رہا۔ اور آخر مشیّتِ ایزدی غالب آئی۔ ہمارے درویش بھائی کا یہ پہلا لڑکا تھا۔ اللہ تعالےٰ صبرِ جمیل عطا فرمائے اور اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے آمین۔ احبابِ جماعت سے بھی دُعا کی درخواست ہے۔ (ایڈیٹر بدر)

معذرت

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ بوجہ عدم گنجائش ان کی اشاعت سے معذرت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ تیاپور۔ پنکال۔ لجنہ اماء اللہ مرکرہ۔ ناصر آباد (کنی پورہ) (ایڈیٹر بدر)

درخواستِ دُعا

خاکسار کے خسر مکرم عبدالحمید صاحب پچھلے دو مہینہ سے پیٹ کے آپریشن کے بعد ہسپتال میں داخل ہیں۔ مورخہ ۵-۴-۱۹۷۵ کو ایک اور آپریشن ہوا ہے۔ درویشانِ کرام اور احبابِ جماعت سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے اور کسی قسم کی پریشانی یا پیچیدگی کے بغیر رو بصحت فرمائے آمین۔ اُنہوں نے تحریکِ دعا کے طور پر درویش فنڈ میں ۲۵/- روپے، شکرانہ فنڈ میں ۱۰/- اور اعانتِ بدر میں ۵/- روپے روانہ فرمائے ہیں۔

خاکسار: محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس۔

منظوری عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

یکم مئی ۱۹۷۴ء سے لیکر ۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء تک

شادنگر (اے۔پی)

صدر — مکرم سید محمد جعفر حسین صاحب
سیکرٹری مال — 〃 محی الدین صاحب غوری

ترکہ پورہ (کشمیر)

صدر — مکرم حکیم شمس الدین صاحب
سیکرٹری مال — 〃 مسٹر مبارک احمد صاحب وانی
〃 تحریک جدید / 〃 وقف جدید — 〃 مسٹر شاہ محمد صاحب
〃 امور عامہ — 〃 مسٹر شریف الدین صاحب

پونچھ۔ شیندرہ۔ درہ دلیاں نونہ مانڈی (کشمیر)

صدر — مکرم چوہدری شمس الدین صاحب
نائب صدر — مکرم عبدالکریم صاحب۔
سیکرٹری مال — 〃 محمد صادق صاحب۔
〃 تعلیم وتربیت — 〃 مولوی محمد ابراہیم صاحب
〃 امور عامہ — 〃 محمد حسین صاحب عاجز

گیا (بہار)

صدر و سیکرٹری مال — مکرم پروفیسر شکیل احمد صاحب
(نامزد کیا جاتا ہے)

پردا (ایم۔پی)

صدر — مکرم جلال الدین صاحب
سیکرٹری مال — 〃 ظہور حسن صاحب۔

ناظر اعلیٰ قادیان

احمدیہ سالانہ کانفرنس اُتر پردیش

۲۴، ۲۵ مئی ۱۹۷۵ء کی تاریخوں میں مظفر نگر میں منعقد ہوگی

جماعت ہائے احمدیہ اُتر پردیش (یو۔پی) کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ احمدیہ کانفرنس اپنی روایتی شان کے ساتھ ۲۴، ۲۵ مئی ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ۔ اتوار منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں علماء کرام روحانی وعلمی موضوعات پر تقاریر فرمائیں گے۔

تمام جماعتوں کے دوستوں سے استدعا ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرما کر استفادہ کریں۔ اور کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ مظفر نگر کے مشن کا پتہ یہ ہے:-

مولوی محمد ایوب صاحب مبلغ جماعت احمدیہ۔
۶۸- ثروت گیٹ۔ مظفر نگر۔ (یو۔پی)
پن: 251001

خاکسار: حمید اللہ خاں
سیکرٹری برائے صوبائی کانفرنس
احسان منزل۔ انصاریاں سٹریٹ۔
سہارنپور (یو۔پی)

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدہ داران جماعت کا فرض

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے جس کی ادائیگی کے لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے اکثر دوست قرآن کریم کے اس حکم پر عمل پیرا ہیں اور بغیر کسی تحریک کے اپنی اس اہم ذمہ داری کو پورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر بخشے۔

لیکن نظارت ہذا کی معلومات کے مطابق بعض احباب ایسے بھی ہیں جن پر زکوٰۃ تو واجب ہوتی ہے لیکن مسائل زکوٰۃ سے عدم واقفیت کے باعث یا اپنی غفلت کی وجہ سے اُن کی طرف سے زکوٰۃ وصول نہیں ہو رہی ہے۔ لہذا عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر صاحب حیثیت افراد کا جائزہ لیں۔ اور زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود ادائیگی نہ کرنے والے دوستوں سے وصولی کا انتظام کر کے ممنون فرمائیں۔

مسائل زکوٰۃ سے متعلق نظارت ہذا کی طرف سے ایک رسالہ چھپوا کر تمام جماعتوں کو بھجوایا جا چکا ہے اگر کسی جماعت یا دوست کو ضرورت ہو تو کارڈ آنے پر رسالہ مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

پاکستان بھیجے جانے والے خطوط پر نئی شرح ڈاک

مکرم صدر صاحبان اور سیکرٹریان اور احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ جملہ احباب جماعت کو کسی اجتماع وغیرہ کے موقع پر مطلع فرما دیں کہ پاکستان میں جو ڈاک ارسال کی جاتی ہے، مثلاً حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعائیہ خطوط و ناظر صاحب خدمت درویشان کی خدمت میں جو خطوط اور چٹھیاں تحریر کی جاتی ہیں اُن پر شرح کے مطابق پورے ٹکٹ نہیں لگائے جاتے۔ چنانچہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث میں صرف ایک دن کی ڈاک میں ۳۰/- روپے کی بیرنگ چٹھیاں وخطوط موصول ہوئے ہیں جو بہت ہی افسوسناک امر ہے۔ اور اسی طرح نظارت خدمت درویشان میں بھی کافی بیرنگ چٹھیاں موصول ہوتی ہیں۔ لہذا پاکستان کی نئی شرح ڈاک مندرجہ ذیل ہے۔ تمام احباب جو پاکستان میں چٹھیاں اور خطوط تحریر فرما دیں وہ اس کی اچھی طرح تسلی کر لیا کریں کہ جو چٹھی یا خط ارسال کیا جا رہا ہے اس پر شرح کے مطابق پورے ٹکٹ چسپاں ہیں۔ امید ہے جملہ احباب اس کی پوری پوری پابندی کریں گے۔

پوسٹ کارڈ	اسّی پیسے	(0-80 پیسے)
لفافہ	ایک روپیہ بیس پیسے	(1-20 روپیہ)

ناظر اعلیٰ قادیان

درویش فنڈ میں احباب کی قابلِ قدر قربانی

یہ امر بہت مسرت کا موجب ہے کہ خدا کے فضل سے احباب جماعت کی اکثریت اپنے درویش بھائیوں سے دلی محبت کا اظہار اپنی حیثیت کے مطابق درویش فنڈ بھجوا کر کرتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے تمام بھائیوں اور بہنوں کو اپنی وافر نعمتوں سے نوازے۔ اور اُن کے اس مخلصانہ جذبہ کو قائم رکھے۔ اور وہ ہمیشہ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس قسم کی طوعی تحریکوں میں بیش از بیش حصہ لیتے رہیں۔ بعض مخلصین ابھی تک اپنے گزشتہ سال کے وعدہ کو پورا نہیں کر سکے۔ اُن سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدوں کی رقوم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب بھائیوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اعلانِ دُعا

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن نے اطلاع دی ہے کہ محترم چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی طبیعت ان دنوں کچھ کمزور ہے احباب دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اُنہیں کامل شفا عطا کرے اور صحت وسلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور ہر آن اُن کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد قادیان